

اکابر دہلی

کا

ملکگیری افشار

مرتب: حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی قادری مدظلہ العالی
یاہتمام: سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مصطفوی

جمعیت اشاعت احلسنت

نور مسجد کاغذ خانہ بازار کراچی

یڈن مول پر سکونت پذیر تھے بھگپری افسانہ ملاحظہ فرما کر بہت پسند کیا اس طرح ۱۹۷۱ء میں مفتی اعظم پاکستان اسٹاذ العلماء علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی رحمہ اللہ علیہ ناظم و مفتی اعظم دارالعلوم حبيب الافاضل نے ملاحظہ فرمایا تو فوراً کثیر تعداد میں خرید فرمایا اور ایک ہی نشست میں پورا کتابچہ ملاحظہ فرما کر داد تحسین و آفرین سے نوازا

آج کل دیوبندی 'دہلوی مقررین و مناظرین و مستقین اپنے اکابر کی شدید توہین و تنقیص آمیز گستاخانہ عبارتوں کو تو دیکھتے نہیں جگہ جگہ بھگپری کا رونا روئے ہیں اگر کوئی توہین نہ کرنا تو بھگپری بھی نہ ہوتی بلاوجہ بھگپری کا الزام لگا کر آج بھی اہل سنت کو بدنام کیا جا رہا ہے زیر نظر رسالہ انتاء اللہ العزیز دہلیوں کے اس مرض کے لئے دافع ثابت ہوگا انتخاب اہل سنت اس کتابچہ کی زیادہ زیادہ اشاعت کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ خود دیوبندی دہلوی کس تنزی و فراوانی اور وسیع القی سے بھگپری قنادی جاری کرتے ہیں اور جن جن گستاخانہ توہین آمیز عبارات پر سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اور دیگر جمہور اکابرین اہلسنت بھگپری کرتے ہیں انہی عبارت کو خود اکابر دیوبند نے توہین آمیز گستاخانہ قرار دے کر کسی نہ کسی عنوان سے خود فحش کفر و ارتداد جاری کیا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس رسالہ کی افادیت و اہمیت کے چٹے نظر اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے **واللہ اعلم** ابلاغ المسیح

سرور احمد رضا رضوی مصلحی غفرلہ

احوال واقعی

سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب قاضی بریلوی رضی اللہ عنہ نے کسی مسلمان کو بلا وجہ خواہ خواہ یا کسی ذاتی بغض و عناد یا منہی و دشمنی کی بنا پر کافر و مرتد قرار نہیں دیا بلکہ جن لوگوں نے تحذیر الناس 'براہین قاطعہ' قنادی گنگوہی 'حفظ الایمان' جیسی ناپاک طعون و مردود کتابوں میں شان الوہیت میں تنقیص شان رسالت و نبوت میں توہین شدید کی 'ان کو ان کی گستاخانہ عبارتوں پر بار بار بذریعہ رجسٹری خطوط مطلع و خبردار کیا 'توبہ اور رجوع کی تلقین فرمائی مگر اظہار سے رجوع 'بے ادبوں گستاخیوں سے توبہ' ان کے حقد میں نہیں تھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی نے ان کی ضد اور ہٹ دھرمی پر 'ان کی کتابوں کی گستاخانہ عبارات علامہ عرب و عجم کے سامنے رکھیں اور حسام الحرمین کی قلم میں ان سے حکم شرعی حاصل کیا 'جس پر یہ لوگ کھلا اٹھے 'امام اہلسنت کے خلاف قلیل انداز مکتور اختیار کیا 'ان کی ضد اور ہٹ دھرمی اور دھمکانی پر ہی سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت نے فرمایا۔۔۔

اف رہے مگر یہ بڑھا جوش نصب آخر

بھیز میں ہاتھ سے کبھت کے ایمان گیا
اگر کوئی توہین و تنقیص نہ کرنا تو بھگپری نہ ہوتی۔ اب یہ لوگ توبہ کرنے کی بجائے اپنی عبارات میں تحریف و تاویل کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں حالانکہ ان کو بے دریغ توبہ کر لینا چاہئے تھی۔

توبہ اور معافی کوئی امام احمد رضا قاضی بریلوی قدس سرہ سے طلب نہیں کرنا تھی بلکہ توبہ و معافی بارگاہ الوہیت و رسالت سے طلب کرنا تھی۔ یہ توہین و بھگپری کا سبب بنکر اسی وقت ختم ہو سکتا تھا توبہ کرنا بھی کوئی جرم تھا؟ توبہ کی بجائے بے باتاویلات کا نتیجہ یہ نکلا کہ تحذیر الناس 'براہین قاطعہ' قنادی گنگوہی 'حفظ الایمان' وغیرہ

کی جو طبع طبع میں مانی تاویلات مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی،
مولوی عبدالغفور کاکوروی، مولوی حسین احمد ٹانڈوی، مولوی منظور
سنہلی وغیرہم نے کیں۔ ایک دوسرے کی متضاد و متضادم تاویلات
سے کفر کی اقبالی ڈگری ہو گئی دیکھو ہمارا رسالہ "دیوبندی شاطر" اور
اب تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ دیوبندی مناظرین و مستحقین
اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات کی تاویل کرنے سے عاجز و قاصر ہیں
اور کفریہ عبارات پر کھنگویا مناظرین کرتے وقت ان کو پیچہ آجاتا ہے
کیونکہ ہر جہوتی تاویل کا توڑ ان کے اپنے اکابر مناظرین کی کتب میں
موجود ہے۔ لہذا یہ بھی کے عالم میں اب دیوبندی وہابی خود اپنے
اکابرین کی متنازعہ کتب کی گستاخانہ عبارات میں تحریف کر رہے ہیں
کتر بیعت سے کام چلا رہے ہیں گستاخانہ عبارات میں تحریف کاٹ
چھانٹ اور چامت بازی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب یہ لوگ اپنے
اکابرین کی کتب کی عبارات بدل رہے ہیں تو یقیناً ان کے نزدیک بھی
وہ عبارات گستاخانہ اور کفریہ ہیں اگر وہ عبارات گستاخانہ اور کفریہ
نہیں تھیں تو پھر ان عبارات میں تحریف و تصرف کیوں کیا جا رہا
ہے؟ زیر نظر اس کتابچے میں ان کے اپنے اکابر کے عقائد پر ان کے
اپنے اکابر کے فتاویٰ ملاحظہ کریں جو ہمارے مذکورہ بالا دعویٰ کی
دلیل ہیں

ہمارا چیلنج اور ان کی لاجوابی

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ حد کے سینہ میں غار ہے
کے چارہ جوتی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے
الحمد للہ اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ ۱۹۷۸ء سے ہزاروں کی تعداد
میں مسلسل چھپ رہا ہے ایک ایک شہر میں ہزاروں کی تعداد میں گیا
ہے ہم نے اس کتابچے کا دوسرا ایڈیشن بالخصوص اس وقت کے اکابر
دیوبند چوٹی کے مناظرین دیوبندی مہادی منظور سنہلی مدبر الفرقان

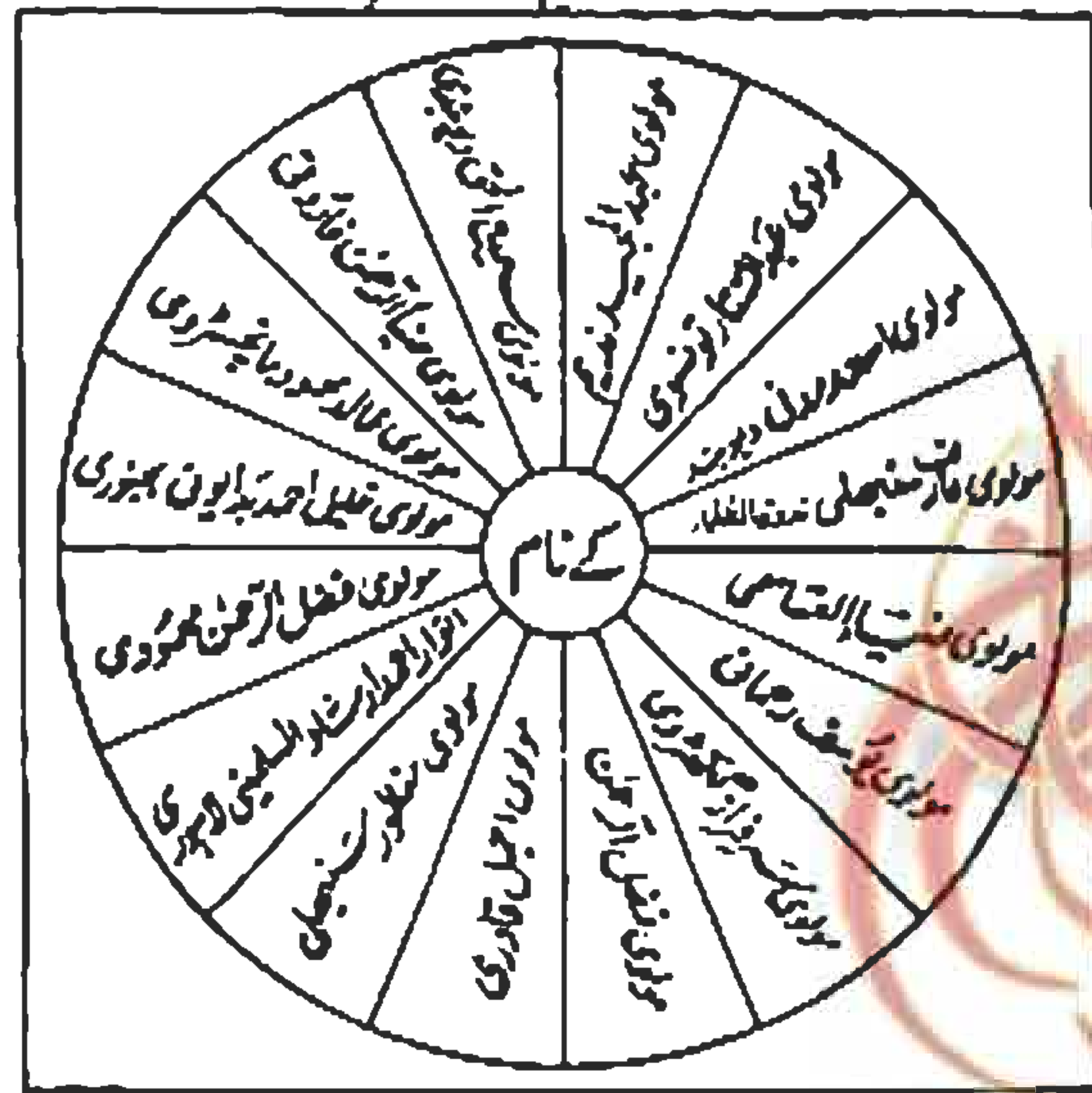
مہتمم مدرسہ دیوبند قاری محمد طیب کاسمی دیوبندی، مفتی اعظم مولوی محمد
شفیع دیوبندی، مولوی خیر محمد جالندھری، مولوی عبداللہ در خواستی، مولوی
احمد علی لاہوری، مولوی غلام خاں راولپنڈی، مولوی غلام غوث
ہزاروی، مولوی احتشام الحق پٹانوی، مفتی محمود ملتان، مولوی محمد علی
جالندھری، مولوی محمد یوسف بٹوری، مولوی ادریس کاندھلوی، مولوی
عتایت اللہ گجراتی، مولوی شمس الحق افغانی، مولوی نور الحسن بخاری
وغیرہم کو ارسال کیا تھا مدت مدید و عرصہ بعد سے یہ رسالہ لا جواب
ہے یہ لوگ ہم اہلسنت بالخصوص امام اہلسنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی علیہ الرحمہ پر بلا وجہ تکفیر کا الزام لگاتے ہیں لیکن گھر کی
خبر نہیں خود اکابر دیوبند آپس میں ایک دوسرے کو کس دھڑلے سے
کافر و مرتد و مشرک قرار دے رہے ہیں مذکورہ بالا اکابر دیوبند میں سے
اکثر و بیشتر حضرات اپنے اکابر داعیہم کے اس تکفیری افسانہ کا
جواب دئے بغیر اس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر ان کی ذریت آج بھی
ہم اہلسنت پر بلا وجہ تکفیر کا الزام مائد کر رہی ہے اور کرتے رہتے
ہیں ہم انہیں کہتے ہیں وہ اپنے گھر کی خبریں اور دیکھیں ان کے اکابر
کس دھڑلے سے ایک دوسرے کے عقائد و نظریات پر کفر
و مرتد و مشرک و بدعت کے فتاویٰ رسید کر رہے ہیں۔
یوں نظر دوڑے نہ برہمی تان کر

اپنے بیگالے ذرا پہچان کر
جو اکابر دیوبند بغیر جواب دئے انتقال کر گئے ان کی جگہ اب ہم
نئے آنے والے دیوبندی وہابی مولویوں کو اپنا چیلنج پیش کرتے ہیں کہ وہ
مرد میدان میں اور جواب دیں جو دیوبندی مولوی سنی وہابی دیوبندی
بریلوی موضوع پر لکھنے اور پڑھنے کا ذوق رکھتے ہیں وہ طبع آزمائی کریں
اور ان تکفیری تضادات کا معر حل کرنے کی کوشش کریں یا پھر
اہلسنت و امام اہلسنت پر بلا وجہ تکفیر کرنے کے الزامات کا اعادہ نہ
کریں کیونکہ امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ

اور علماء حرمین نے کسی کی بلا وجہ خواہ مخواہ محض تفریح طبع کے لئے تکفیر نہیں کی اور محض کھٹل کے طور پر حکم ارتداد نہیں لگایا بلکہ توہین و تنقیص بے ادبی و گستاخی کے باعث حکم شری جاری ہوا ہے

موجودہ علماء دیوبند جواب دیں

حوالہ جات کو جھٹلانے اور غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا



عرصہ ہفتیس (۳۵) سال سے آپ کے جواب کا شکر
سگ بارگاہِ غوث و رضا فقیر آستانہ محدث اعظم پاکستان
عبد القیوم الہی محمد حسن علی رضوی بریلوی غفرلہ الہی ملیسی (پاکستان)
رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک دار اس پہ تیرا گل ہے یا غوث

مولوی یوسف رحمانی نے دس بارہ سال پہلے تکفیری افسانہ کا نام
نما دو برائے نام جواب دینا چاہا تھا اور جنہوں کے عالم میں ایک مشکل
تھیں کتابچہ سیف رحمانی شائع کیا تھا مولوی رحمانی قسم کے مرفوع
الہم سب کے لوگوں کے لیے ہمارے پاس کوئی وقت نہیں ہے جو نہ
اپنے اکابر کا مسلک سمجھتے اور جانتے ہیں نہ ہی ہمارے اکابر اہلسنت
کے مسلک حق سے ان کو آگاہی اور واقفیت ہے یہ تو لکیر کا فقیر ہے
غلام اہلسنت کے خلاف دیوبندی مولویوں کی الٹی سیدھی تحریروں سے
نقل مار کر خود مصنف بن گیا ہے ہم نے اسکی سیف رحمانی کا مدلل و
مسکت جواب برق آسانی میں محض اس لیے دیا تھا کہ اس کی سیف
رحمانی پر ان کے خود ساختہ شیخ القرآن غلام خاں راولپنڈی اور
خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث مولوی محمد شریف کشمیری کی تائید و
تصدیق شامل تھیں ویسے بھی زیر نظر تکفیری افسانہ میں ہم نے اکابر
دیوبند کے ۴۸ تضادات پیش کئے ہیں لیکن مولوی رحمانی نے غلام خاں
اور مولوی محمد شریف ملتان سمیت ایڑی چوٹی کا سر توڑ زور لگا کر
صرف ۵ تضادات کا برائے نام رد کیا پیکا جواب دیا جس پر ہم نے
طویل و مفصل جواب الجواب برق آسانی دیا اور تکفیری افسانہ
سایہ وال ایڈیشن کے اضافہ جدید الکا طبعہ جواب دیا گیا بحمدہ تعالیٰ
ہمارے یہ دونوں جواب الجواب مدت مدید سے نا حال لا جواب
کیونکہ۔

رضا کے سامنے کی تاب کس ی
فلک دار اس پہ تیرا عمل ہے یا غوث
(محمد حسن علی رضوی)

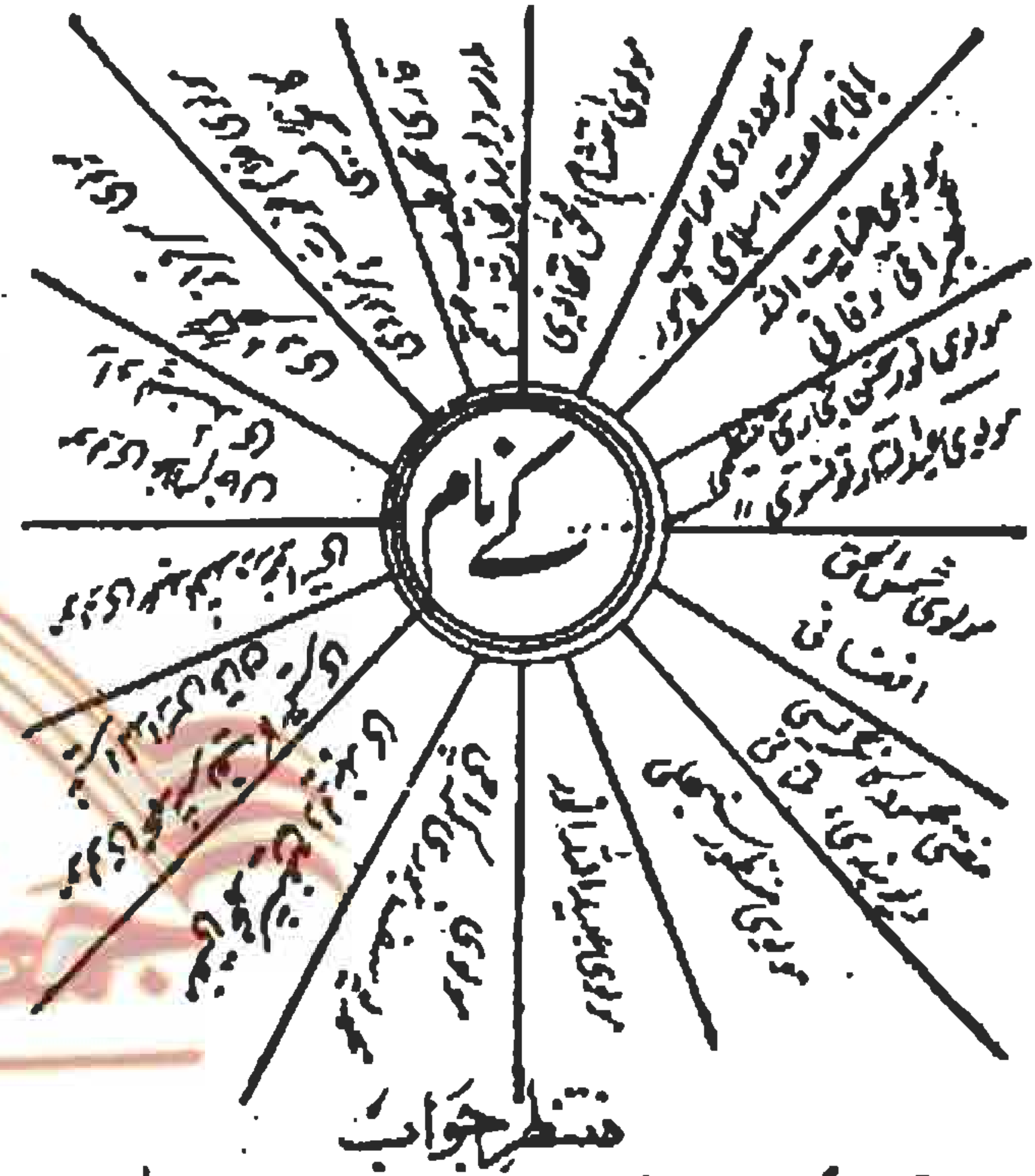
اکابر دیوبند کا افسانہ

اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے جو
دیوبندی وہابی، سودودی وہابی، احراری وہابی، گمگس و تبلیغی وہابی،
مجمعی وہابی، بدنی وہابی، الغرض دیوبندیت کی تمام شاخوں کے ذمہ
دار اکابر علماء کی کتب و رسائل سے مرتب کیا گیا ہے۔ اکابر دیوبند
کے تکفیری افسانہ کو احرام تراشی، بہتان پروازی، بغض و عناد اور
مخالفت برائے مخالفت سے قلعا کوئی تعلق نہیں۔

تمام عبارات عقائد و فتاوی جاست دیوبندی وہابی اکابر کی کتب و
رسائل سے منقول ہیں۔

حوالے غلط ثابت کرنے والے یا حوالوں میں کتبہ نہایت کرتے
والے کو مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ عدم ادائیگی کی
صورت میں بذریعہ عدالت بھی وصول کیا جاسکتا ہے۔ ملائے
عام ہے یا ان نکتہ داں کے لئے۔

جواب! ہم مندرجہ ذیل ذمہ دار دیوبندی دہائی اکابر سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر تکفیری افسانہ کے حوالہ جات عطا اندے بنیاد میں تو جواباً تردید شدہ قرائن کو اپنی پوزیشن واضح فرماویں!



الفقیہ محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی غفرلہ

تمہاری توہین اپنے ہاتھوں سے خود ہی خود کشی کرے گی جو شاخ نازک پہ آشیاں بنے گا ناپائیدار ہوگا

(۱) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

حاجی امداد اللہ صاحب اکابر دیوبند کے پیر و مرشد ہیں وہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ نور محمد صاحب علیہ الرحمہ کے متعلق رقم طراز ہیں۔۔

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پر سن کے ہاتھیں کاٹتے ہیں دست و پا
اے نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
(امداد الملتاق صفحہ نمبر ۱۱۶ از مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی مشتاق احمد دیوبندی، شام امدادیہ ص ۸۳)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

سوا ہاتھ جو فیروں سے مدد
نی الحقیقت ہے وہی شرک اشد
دوسرا اس سائنس دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے جل من مسد
سب سے اس پر لعنت دہشتکار ہے
مردوں سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا کفار کی راہ ہے
(تذکیر الاخوان ص ۳۴۳ د ص ۸۳ از مولوی اسماعیل دہلوی)

(۲) مولوی قاسم نانوتوی بانی مددسہ دیوبند کا عقیدہ

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا

نہیں ہے قاسم بیکی کا کوئی حامی کار
مگر کرے روح القدس میری مددگاری
تو اسکی صبح میں کھوں میں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو آگے بڑھ کے کہوں کہ جہان کے سردار
(تھانہ قاسمی ص ۸۷)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

اکثر لوگ پیروں کو پیغمبروں کو اماموں کو اور شہیدوں کو اور
پیروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں وہ
شرک میں گرفتار ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۵ از مولوی اسماعیل
دہلوی)

(۳) مولوی اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے سو اس کی بڑے
بھائی کی سی تعظیم کیجئے (تقویۃ الایمان ص ۲۸)
انبیاء و اولیاء امام زادہ پر شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے
ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی
(تقویۃ الایمان ص ۲۸)

مولوی خلیل انبیشہوی کا فتویٰ

کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا
اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر اتنی ہی
فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔ تو اسکے متعلق
ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند ص ۲۸)
نوٹ۔ اس کتاب پر مولوی اشرف علی تھانوی، محمود الحسن دیوبندی،
کفایت اللہ دہلوی کی تصدیقات موجود ہیں۔

(۴) مولوی اشرف علی تھانوی و حسین احمد کانگریسی کا عقیدہ

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے
(تعلیم الدین ص ۱۳۴ از اشرف علی تھانوی سلاسل طیبہ ص ۱۲۲ از
حسین احمد کانگریسی)

(۱) مولوی غلام خاں کا فتویٰ

کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دھیر کس طرح ہو
سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ بالکل بکے کافر ہیں انکا کوئی نکاح
نہیں ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی
دیبا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن ص ۱۳۷ ملخصاً از مولوی غلام خاں)

(۵) مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

بعض علوم غیبیہ میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو
زید عمر بلکہ ہر صبی و بھون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی
حاصل ہے۔ (حفظ ایمان ص ۱۸ از اشرف علی تھانوی)

مولوی خلیل انبیشہوی کا فتویٰ

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زبرد بکرو بہائم و جانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔ (المسند ص ۱۳۶ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

(۶) مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بنا اوقات امتی بقا ہر مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں (تذریع الناس ص ۵)

مولوی خلیل انبیٹھوی کا فتویٰ

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے ہمارے حضرات اس کے کافر ہونیکا فتویٰ دے چکے ہیں۔ (المسند ص ۳۱)

(۷) مولوی رشید گنگوہی کا نسب نامہ

مولوی رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی محمد بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی اور والدہ کی طرف سے مولانا رشید احمد بن مسات کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۳)
نوٹ۔ اس نسب نامہ میں پیر بخش اور فرید بخش موجود ہیں

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے خود ساختہ بہشتی زیور کے ص ۴۵ جلد نمبر ۱ پر کفر و شرک کی باتوں کے بیان میں رقم طراز ہیں 'سرا باندھنا' علی بخش، حسین بخش (پیر بخش، فرید بخش) عبدالنبی نام رکھنا

اور یوں کہنا کہ خدا رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے یہ سب شرک ہیں (بہشتی زیور جلد اول ص ۴۵) گویا تھانوی کے نزدیک گنگوہی کے دادا ناما شرک تھے۔

(۸) مولوی احمد علی لاہوری و عطاء اللہ بخاری کا عقیدہ

شاہ جی (عطاء اللہ بخاری) کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی لاہوری) رحمہ اللہ علیہ کو گھنٹوں ہنساتے رہتے طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمہ کا دل بسلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے کبھی حضرت (احمد علی) علیہ الرحمہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک چومنے لگتے (خدام الدین ص ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء)

مولوی غلام خاں کا فتویٰ

زندہ قبر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اور اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت کے ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے۔ (جواہر القرآن ص ۶۱) جو انکو کافرت کہے خود کافر ہے (جواہر القرآن ص ۷۷)

(۹) بانی مدرسہ دیوبند کا عقیدہ

دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں، بالکل علی العموم کذب کو متانی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔ (تغیہ الحق ص ۲۵)
۲۸ از مولوی محمد قاسم نانوتوی

مفتی دیوبند کا فتویٰ

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، انکو مرکب معاصی
بھنا، لہذا باللہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں اسکی وہ تحریر
خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی
نہیں فقط واللہ اعلم! محمد سعید صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند
جواب صحیح۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک تجدید ایمان
تجدید کفر نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔ (مسعود احمد مفتی اللہ
مہر دارالافتاء دیوبند الہند)
اشتمار محمد مہرے نقشبندی قائم کتبہ جماعت اسلامی لودھراں ضلع ملتان
ماہنامہ جنگی دیوبند اپریل ۱۹۵۶ء

(۱۰) مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے
کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں
آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ قدم یا تاخر زمانی میں
بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام صرح میں وکن رسول اللہ وخاتم
النبیین فرماتا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس
ص ۳) اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو غایت
محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا (تحذیر الناس ص ۳۲)

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ

لغت عربی اس پر حاکم ہے کہ آیت میں جو خاتم النبیین ہے اسکے
معنی آخری نبی ہیں نہ کچھ اور..... امت نے خاتم کا یہی معنی آخری
ہونے پر اجماع کیا ہے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور
اصراہ کرے تو قتل کیا جائے (ہدایت المہدین ص ۳۵۲)

(۱۱) رشید گنگوہی و مولوی خلیل انبشہوی کا عقیدہ

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی
مگر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص
کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۱)

اپنے عقیدہ پر اپنا فتویٰ

نبی کریم علیہ السلام کا علم، حکم و اسرار وغیرہ کے حلق مطلق
تمامی قلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ
فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اہل ہے وہ کافر ہے اور ہمارے
حضرات اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ
شیطان ملعون کا علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے پھر ہمارے
ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے (المہند ص ۱۳۱ از
مولوی خلیل انبشہوی)

(۱۲) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

اے رسول کبیرا فریاد ہے
مخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے
یا شہر دوسرا فریاد ہے
(نالہ امداد غریب مناجات ص ۱۸ از حاجی امداد اللہ صاحب)

مولوی رشید گنگوہی کا فتویٰ

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ بھی کتنا
ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم
غیب کے تو خود کفر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۹۰)

(۱۳) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں (ثالث امدادیہ ص ۱۳۵)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

علی بخش، حسین بخش، عبدالقی نام رکعتا شرک کی نرست میں شامل ہیں (بہشتی زیور ص ۲۵ جلد اول)

(۱۴) مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں (تحدیر الناس ص ۱۲)

مولوی غلام حاکم کا فتویٰ

نبی کو جو حاضر ناظر کے بلا شک شرع اسکو کافر کے (جو ہر القرآن ص ۶) جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے (جو ہر القرآن ص ۷۷)

(۱۵) سرمدودودی کا عقیدہ

○... حضرت عثمان جن پر اس کا رفقیم کا بار رکھا گیا تھا ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیش روؤں کو عطا ہوئی تھی اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی میں گھس آنے کا راستہ مل گیا (تجدید و احیائے دین ص ۳۳)

○... یہ اتنا نازک ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر جیسا بے غص اور متورع اور سراپا للیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا (ترجمان القرآن ص ۵۷)

○... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا اگر خدا نخواستہ آپ کو بودے، کم ہمت، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھینٹ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے؟ (تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں ص ۱۷)

○... قرآن کریم نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے ہے (تفہیمات جلد ۱ ص ۳۱۲)

○... رسول ہونے کے حیثیت سے جو قرائن حضور پر عائد کئے گئے تھے اور جو خدمات آپ کے سپرد کی گئی تھیں ان کی انجام دہی میں آپ اپنے ذاتی خیالات و خواہشات کے مطابق کام کرنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑ دئے گئے تھے (ترجمان القرآن منصب رسالت نمبر ص ۳۱۰)

○... امام صدیق جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا (تجدید احیاء دین ص ۵۵)

○... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں کمزور تھے۔ ذہن پر عقلیات کا غلبہ تھا تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل تھے (تجدید احیاء دین ص ۷۸)

○... ایک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا (تجدید و احیائے دین ص ۵۱)

○... حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال اپنے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا (ترجمان القرآن فردری ۱۹۳۶ء)

(۱۶) مولوی احمد علی لاہوری و عطاء اللہ بخاری کا فتویٰ

میری سمجھ میں ان تین دجالوں میں ایک سودودی ہے (ص ۹۷)

ایسے شخص (مودودی صاحب) کو مسلمانوں کی فرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے ص (۱۱۵) مودودی بتدی اور ملحد زندقہ ہے ص ۱۳۳ (رسالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب)

نوٹ..... اس کتابچہ پر چالیس سے زیادہ دیوبندی مولویوں کے دستخط و تصدیق موجود ہے

(۱۷) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تازہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں 'جب جواز کی صورت موجود ہے' پھر ایسا قہر کرتے ہیں ہمارے واسطے اتباعِ حرم کافی ہے '..... اگر احوال شریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں (امداد المشتاق ص ۵۵) از مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی مشتاق احمد دیوبندی)

مولوی خلیل احمد انبٹھوی و رشید گنگوہی کا فتویٰ

یہ ہر روز اعادہ ولادت (عید میلاد النبی) کا مثل ہندو کے سانگ کھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (برائین قاطعہ ص ۱۳۸) بلکہ یہ لوگ (میلاد کرنے والے) اس قوم (کفار) سے بھی بدھ کر ہیں۔ (برائین قاطعہ ص ۱۳۹)

(۱۸) مولوی شبیر احمد عثمانی

ان کا جرم یہ تھا کہ آخری وقت مسلم لیگ میں شامل ہو کر ملاحہ پاکستان کی حمایت کی

احرارِ عطاء اللہ بخاری کا فتویٰ

جو لوگ "پاکستان" کے لئے مسلم لیگ کو دھوکہ دیں گے وہ سور

ہیں اور سور کھانے والے ہیں (جہنستان ص ۱۶۵) از مولوی فخر علی
مولوی شبیر احمد عثمانی کہتے ہیں "دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے ممدی گالیاں نقش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کئے اور ہمیں ابوجہل تک کہا گیا (مکالمہ العدرین ص ۳۳)

(۱۹) بانی پاکستان محمد علی جناح

ان کا تصور یہ تھا کہ انہوں نے دنیائے ہند کے مظلوم مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان اسلامی مملکت کے حصول کے لئے جدوجہد کی جس اسی جرم میں کانگریس کی شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی کو جلال دیا گیا۔

مولوی حسین احمد کانگریسی کا فتویٰ

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا (مجموعہ خطبہ ص ۳۸) جب مولوی شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ یہ پرلے درجے کی ثقافت و حماقت ہے کہ قائد اعظم کو کافر اعظم کہا جائے (مجموعہ خطبہ ص ۳۲) تو فوراً بے چارے شبیر احمد کی شیخ الاسلامی بھی خاک میں ملا دی اور انہیں ابوجہل کے عظیم الشان خطاب سے سرفراز فرمایا (مکالمہ العدرین ص ۳۳)

(۲۰) سابق صدر پاکستان محمد ایوب خان کا عقیدہ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء 'قائد اعظم محمد علی جناح کا یوم وفات ہے' اور صدر پاکستان 'بانی پاکستان' کے مزار پر پھول چڑھا کر فاتحہ پڑھ رہے ہیں (نوٹو اخبار انجام ۱۳ ستمبر ۱۹۶۰ء ص ۱)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

قبروں پر چادریں چھانا (پھول ڈالنا) مقبرے بنانا تاریخ لکھنا یہ کام کرنے والے مسلمان نہیں (تذکیر الاحیاء ص ۸۶)

(۲۱) مولوی محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ!

دور کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم یکس کا کوئی حامی کار
فلک پہ مہی و ادیس ہیں تو خیر سی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں احمد عمار
(قصائد قاسمی ص ۷)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اے خبر ہو گئی کسی کو نفع و نقصان کا عمار سمجھنا کسی سے مرادیں مانگنا یا یوں کہے کہ "خدا اور رسول چاہے گا" تو شرک ہے (بہشتی زیور ص ۳۵)

(۲۲) حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ

جواز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہے بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
میری نکستی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
(نالہ امداد غریب مناجات ص ۱۷)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

کافر بھی اپنے بتوں کو خدا کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا

مخلوق اور بندہ سمجھتے تھے مگر یہی پکارنا عقیقہ ماننی 'نذر دینا زکریا' ان کو اپنا دکیل و سفارشی سمجھنا ہی ان کا کفر و شرک۔ غور سوچو کہ کسی سے یہ معاملہ کرے (اس کو پکارے) گو کہ اس کو اللہ کا مخلوق و بندہ ہی سمجھے 'سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔' (تقریب الامتحان ص ۸)

(۲۳) امیرالاحرار عطاء اللہ بخاری کا عقیدہ

ماہنامہ نسلی دیوبند اپریل ۱۹۵۷ء میں عا مریہائی تا خیر دیوبند رقم طراز ہیں کہ کسی صاحب نے ذرا حراری لکھ کر عطاء اللہ بخاری کا ایک شعر

ز کاف کعب تا کاف کراچی
سرا سر کفر و کفر دیوبند کفر
(خطبات احرار سوا طبع الامام)
لکھ کر (بغیر نام بتائے) مولوی احمد علی لاہوری سے پوچھا کہ یہ شعر کیا ہے؟ اس کے لکھنے والے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ مولوی صاحب نے جواب لکھا۔

مولوی احمد علی لاہوری کا فتویٰ

یہ شعر نہایت ذلیل و خبیث ہے اس کا لکھنے والا بصیرت سے محروم ہے۔ نا اہل (بالکل اندھا) مودودی کا بھائی ہے 'بد قسمت' بے بصیرت 'بالکل جھوٹا' مرزا غلام احمد کی طرح تاویلیں کرنے والا۔ کفران نعمت کرنے والا غیر سچا مسلمان ہے۔ (جلی دیوبند مطابق اپریل ۱۹۵۷ء ص ۳۰ و دیگر اخبارات)

(۲۴) سرسید کے عقائد مولوی اشرف علی تھانوی کی زبانی

یہ سب انگریزی تعلیم اور ہجرت کی خواہش ہے کہ لوگوں کے عقائد اعمال صورت و سیرت سب بدل گئے اور دین بالکل جاہ و برباد ہو گیا ان کی رفتار گفتار نشست و برخاست خورد و نوش سب میں دہریت و ہجرت و الحاد کا رنگ بھلکا ہے اور ہندوستان میں ہجرت کا بیج سرسید کا بویا ہوا ہے

(الاقاضات الیومیہ جلد ششم ص ۹۸ زیر ملاحظہ ۱۳۶۱ از مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ سرسید کی وجہ سے بڑی گمراہی پھیلی یہ ہجرت زینہ ہے اور جڑ ہے الحاد و بے دینی کی اس سے پھر شاخیں چلی ہیں یہ (مرزا غلام احمد) کا دیانی اس ہجرت ہی کا اول شکار ہوا۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ استاد یعنی سرسید احمد خاں سے بھی بازی لے گیا کہ نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔

(الاقاضات الیومیہ جلد پنجم ص ۱۰۶ زیر ملاحظہ ۱۸۸۱ از مولوی اشرف علی تھانوی)

سرسید کے عقائد مسٹر حالی کی زبانی

(۱) اجماع امت حجت شرعی نہیں ہے۔

(۲) قیاس ائمہ حجت شرعی نہیں ہے۔

(۳) تقلید ائمہ واجب نہیں ہے۔

(۴) شیطان یا ابلیس کا لفظ جو قرآن پاک میں آیا ہے اس سے کوئی ہستی مراد نہیں بلکہ انسان کے نفس امارہ یا قوت ہیمنہ کا نام ابلیس ہے۔

(۵) نصاریٰ (عیسائیوں) نے جن چیزوں کا گنا گھونٹ کر مار ڈالا ہو

مسلمانوں کو ان کا کھانا حلال ہے۔

(۶) سراج خواہ مکہ سے مسجد اقصیٰ تک ہو یا مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک بہر حال بیداری میں نہیں ہوئی بلکہ خواب میں ہوئی یونہی شق صدر بھی خواب میں ہوا ہے۔

(۷) فرشتوں کا کوئی انگ وجود نہیں ہے بلکہ برقی کی قوت جذب و دفع پھاڑوں کی صلابت پانی کا سیلان درختوں کا نمود وغیرہ جیسی قوتوں کا نام فرشتہ ہے۔

(۸) آدم فرشتے اور ابلیس کا قصہ جو قرآن پاک میں بیان ہوا تو ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا بلکہ یہ ایک مثال ہے۔

(۹) مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ حساب کتاب میزان پل صراط جنت و دوزخ وغیرہ سب مجاز پر محمول ہیں نہ کہ حقیقت پر۔

(۱۰) خدا کا دیدار کیا دنیا اور کیا عقبی میں نہ ان ظاہری آنکھوں سے ممکن نہ دل کی آنکھوں سے۔

(۱۱) قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی معجزہ کے صادر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۲) چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا جو قرآن میں بیان ہوئی ہے لازمی نہیں ہے وغیرہ وغیرہ

(حیات جاوید از مسٹر حالی پانی پتی حصہ دوم ص ۲۵۶ تا ص ۳۱۳)

حیات جاوید ص ۱۸۳ میں مسٹر حالی نے سرسید کا بیان یوں لکھا

ہے۔

وہابی وہ ہے جو خدا کی عبادت کرتا ہو موحّد ہو وغیرہ... (برطانیہ) سرکار نے بے سوچے سمجھے ان (وہابیوں) کو معتمد علیہ نہیں گردانا بلکہ غدر یعنی ۱۸۵۷ء کی جنگ کے زمانے میں جبکہ قلعہ کی آگ ہر طرف مشتعل تھی ان (وہابیوں) کی وقاداری کا سونا اچھی طرح تاپا گیا اور وہ خیر خواہی سرکار (برطانیہ) میں ثابت قدم رہے.... وغیرہ

مولوی انور کا شیری شیخ الحدیث دیوبند کا فتویٰ

...میدہ ہو و جہاں زندہ ہو ملحد اور حاکم خاں انہ یعنی سرسید را
بے ریتا ہے بلکہ ہے یا باطلی گراؤ ہے۔
(تیسیمہ البیان المکملات القرآن ص ۱۲۰ از مولوی انور کا شیری)

(۲۵) مولوی شبلی نعمانی کا عقیدہ

○ ...ارسلو کا اصل مذہب یہ ہے کہ عالم (خدا تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا
نہیں بلکہ) قدیم ہے۔ (کتاب الکلام ص ۳)
ہم کو اس سے انکار نہیں کہ عالم اجزا ذی مقرا طبعی سے بنا ہے
اور ہم کو یہ تسلیم ہے کہ عالم قدیم ہے جیسا کہ خود مسلمانوں کا ایک
فرقہ معتزلہ اور مکملائے اسلام یعنی قارانی، ابن سینا اور ابن رشد
وغیرہ کی رائے ہے۔ (کتاب الکلام ص ۵۴ از شبلی نعمانی اعظم گڑھی
معتف سیرت نبوی)

○ ...یہ نعمانی (شبلی اعظم گڑھی) بھی سرسید احمد خان کے قدم بقدم
ہی ہیں، سیرت نبوی لکھی ہے جس پر آجکل کے نیچری فریفتہ ہیں۔
(الاقاضات الیومیہ جلد پنجم ص ۱۵۲ زیر لفظ ۲۵۵) از مولوی اشرف

علی تھالوی)
○ ...پھر خود عدوہ کا جو حشر ہوا سب کو معلوم ہے (عدویت) بالکل
نیچریت تھی، وہی سرسید احمد خاں کے قدم بقدم "ان کی رفتار وہی"
وہی جذبات وہی خیالات کوئی فرق نہ تھا۔

(الاقاضات الیومیہ جلد پنجم ص ۱۴۰ زیر لفظ ۱۸۸) از مولوی اشرف علی
تھالوی)

○ ...ندوی مذہب کا نچوڑ یہ ہے کہ جو شخص اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو
خواہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہے۔ قرآن مجید کو ناقص مانے، قیامت کا

اقرار کرے یا انکار، جنت و دوزخ، حساب کتاب مانے یا نہ مانے
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے یا نہ مانے، بس کلمہ
پڑھے مسلمان ہے۔ عدوہ کا ممبر ہے۔

مولوی کفایت اللہ دہلوی اور انور کا شیری کا فتویٰ

۱۳۲۲ھ میں (دیوبندی مفتی مولوی کفایت اللہ دہلوی) نے مولوی
شبلی نعمانی کے رد میں ایک فتویٰ متحدہ ہندیہ پریس دہلی میں چھپوا کر شائع
کیا جس میں لکھا ہے۔

علامہ (شبلی) اہل سنت و جماعت سے خارج اور معتزلہ اور
ملاحدہ (بیدہوں) کے ہمنوا بلکہ چودھویں صدی میں ان کی یادگار ہیں۔
(بحوالہ تواریخ مجددین حزب وہابیہ ص ۲۳)

○ ..وانما الودع علی اھل النامس اذ لیس من اللہ ان یغضی عن
کالم یعنی میں شبلی نعمانی کی یہ بدعتیگی اور بد مذہبی لوگوں پر اس لئے
ظاہر کرتا ہوں کہ دین اسلام میں کافر کے کفر کو چھپانا جائز
نہیں۔ (مقدمہ مشکلات القرآن ص ۱۳۲ از مولوی انور کا شیری
دیوبندی)

(۲۴) مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی کا عقیدہ

ایک خاص علم کی وسعت آپ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو
نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے (شہاب ثاقب ص ۱۱۳)

مولوی خلیل احمد انبٹھوی کا فتویٰ

...جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و جانین کے
علم کے برابر سمجھے وہ قطعاً کافر ہے (المہند ص ۳۶)

کانگریسی مولوی مسٹر ابوالکلام آزاد کا عقیدہ

میں خود سرسید کا نہ صرف مقلد امی (احمد حاضری کر کے والا) تھا بلکہ تقلید کے نام سے پرستش کرتا تھا (آزاد کی کہانی ص ۳۸۳)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

مسلمان کو چاہئے کہ جب تک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے (تذکیر الاخوان بقیہ تقویہ الایمان ص ۲۱۳) مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا اس بات کو کفریات میں شمار کیا گیا ہے (تذکیر الاخوان ص ۸۸)

(۲۵) مولوی محمود الحسن دیوبندی کا عقیدہ

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے عالم کو ضروری سمجھا لہذا مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کی مدح میں رقم طراز ہیں۔

پر نہ ہوں سائق و قائد جو رشید و قاسم ہم کو کیوں کر ملیں یہ نعمت یزداں دونوں کون سمجھائے ہمیں مطلب اللہ و رسول کون سکھلائے ہمیں سنت و قرآن دونوں (قصیدہ محمود الحسن ص ۱۰۱)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

جو کوئی یہ آیت ولقد انزلنا الیک ایات بینات وما یکنز بہا الا الفسقون سن کر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی سمجھ نہیں سکتا اور ان کی راہ پر سوائے بزرگوں کے کوئی چل نہیں

سکتا سو اس نے اس آیت کا انکار کیا (جو کفر ہے) (تقویہ الایمان ص ۳)

(۲۶) مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

بعض علوم غیبیہ میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و بکر بلکہ ہر قسمی و بجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص ۸)

مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

یہ عقیدہ کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے، فقط (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۰)

○ ... علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تادیل کے ساتھ دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے طالی نہیں (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۳۷)

○ ... پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے، خواہ اللہ کے دینے سے فرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویہ الایمان ص ۱۰)

(۲۷) مولوی خلیل احمد انبیشہوی کا عقیدہ

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم، زمین کا فخر عالم (علیہ السلام) کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس قاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم (علیہ السلام) کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز نے متعدد فتاویٰ میں یہ تصریح فرمائی کہ جو شخص اہلس لعین کو رسول علیہ السلام سے اعلم اور ادب علما کے وہ کافر ہے (بحوالہ شباب ثاقب ص ۱۰۹)

(۲۸) مولوی حسین احمد صدر دیوبند کا عقیدہ

ایک خاص علم کی وسعت آپ (حضور علیہ السلام) کو نہیں دی گئی اور اہلس لعین کو دی گئی ہے (الشباب ثاقب ص ۱۱۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

مولانا (رشید احمد) گنگوہی قدس سرہ نے متعدد فتاویٰ میں یہ تصریح فرمائی کہ جو شخص اہلس لعین کو رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور ادب علما کے وہ کافر ہے۔ (الشباب ثاقب ص ۱۰۹)

(۲۹) مولوی اسماعیل دہلوی کا اپنا عقیدہ

○... پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست چه این معنی بہتر و افضل (صراط مستقیم ص ۷۳) یعنی یہ نہ سمجھے کہ مردوں کو کھانا کھانا اور فاتحہ خوانی کے ذریعے سے نفع پہنچانا اچھا نہیں کیونکہ یہ معنی بہتر و افضل ہیں۔

○... پس در خوبی این قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست (صراط مستقیم ص ۶۳)

طریقہ فاتحہ چشتیہ

اول طالب را باید کہ با وضو و زانو بطور نماز بشیند و فاتحہ بنام اکابر اس طریق یعنی حضرت خواجہ معین الدین بخاری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہا خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک 'بتوسط اس بزرگاں نماید و نیاز تمام و ذاری بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر و ضربی شروع نماید۔ (صراط مستقیم ص ۱۲۲) یعنی پہلے طالب کو چاہئے کہ با وضو و زانو نماز کے طریقے پر بیٹھے اور سلسلہ کے اکابر یعنی حضرت خواجہ معین الدین بخاری اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی وغیرہا کے نام کی پڑھ کر درگاہ الہی میں ان بزرگوں کے وسیلے سے التجا کرے اور انتہائی مجز و نیاز اور کمال کی تصریح و ذاری کے ساتھ اپنے حل مشکل کی دعا کر کے دو ضربی ذکر شروع کرے

اپنے ہی عقیدہ پر فتویٰ

میں پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھتا ہوں ان کا کفر و شرک تھا 'سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے 'سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقریب الایمان ص ۸)

(۳۰) سابق صدر پاکستان محمد ایوب خان اور مولوی احتشام الحق تھانوی (دیوبندی) کا عقیدہ

کراچی ۳۱ جولائی صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے آج شام یہاں قائد اعظم محمد علی جناح کے مقبرہ کا سنگ بنیاد رکھا اس سے پہلے مولانا احتشام الحق تھانوی نے نیا نامہ پیش کرتے ہوئے صدر ایوب کو خراج تحسین پیش کیا اور مقبرے کی تعمیر میں ذاتی دلچسپی لینے پر شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ صدر ایوب کے ہاتھوں سے مقبرہ کا سنگ بنیاد رکھے جانے سے پاکستان کے لوگوں کی ایک

(۳۲) مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ

سنو میں کہا کرتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ، گنگا رام رکھو اور
نماز، ہجگاہ ادا کرو، زکوٰۃ پائی پائی سکن کر دو، حج فرض ہے تو کر کے
آؤ، روزے رمضان کے تیسوں رکھو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم بچے
مسلمان ہو (خدام الدین لاہوری شیخ التفسیر نمبر)

مولوی احمد علی لاہوری کا فتویٰ

اگر کوئی اپنا نام محمد دین، عبداللہ جان، اللہ رکھا، محمد جان
رکھوائے نماز ایک نہ پڑھے حج فرض ہے تو نہ کر کے آئے روزہ ایک
نہ رکھے زکوٰۃ واجب ہونے پر بالکل نہ دے تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ
ہذا کافر حقا کہ یہ پکا کافر ہے (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۳۲)

درمیانہ آرزو پوری ہو جائے گی آپ (مولانا احتشام الحق تھانوی) نے
کہا کہ اگرچہ قائد اعظم رحلت کر چکے ہیں، لیکن وہ اپنے بنیادی
نکریات کی بنیاد پر ہمیشہ زندہ رہیں گے (روزنامہ کوہستان لاہور یکم
اگست ۱۹۶۰ء)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

قبروں پر چادریں چڑھانا، مقبرے بنانا، تاریخ لکھنا یہ کام کرنے
والے مسلمان نہیں، ایک بالشت سے ادنیٰ قبر نہ بنائے قبر پر مقبرہ
بنانا حرام ہے، کسی ہی کی قبر ہو۔ (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان
ص ۸۶)

(۳۱) مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی عبدالحجید اشرفی کا
عقیدہ

دھگری سبجے میرے نیما
مکملش میں ہوں تم ہی میرے ولی
جہاں تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف
اے میرے مولا خبر لیجئے میری
(نثر الیوب از اشرف علی تھانوی)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا دلیل
سمجھ کر اس کو مانے تو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ
کے برابر نہ سمجھے۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۲)

(۳۲) مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ

لاہوریو! میں تم سے کہتا ہوں کہ لاہوری مسلمان کبھی لواز ہیں کیا ہیرا منڈی میں اب سکھ جاتے ہیں یا کوئی اور جاتا ہے سب مسلمان جاتے ہیں۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

مولوی احمد علی لاہوری کا فتویٰ

میں کہا کرتا ہوں کہ لاہور بے دینوں کا شہر ہے اکثر بے حیا کبھیوں کے پجاری رنڈی باز ہیں۔ (خدام الدین لاہور فروری ۱۹۶۳ء)

(۳۳) بیگم مودودی محفل میلاد میں!

گزشتہ دنوں لیڈیز کلب ماڈل ٹاؤن میں بیگم ڈاکٹر عباس علی کی زیر قیادت محفل میلاد منعقد ہوئی، محفل میں نعتوں اور درود شریف کے علاوہ خواتین کو اسلامی طرز فکر کے مطابق زندگی استوار کرنے کی خاطر بیگم مودودی نے پر اثر تقریر کی.... (روزنامہ مشرق ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء)

مودودی کا میلاد پر فتویٰ

یہ تہوار جسے ہادی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کیا جاتا ہے حقیقت میں اسلامی تہوار ہی نہیں، اس کا کوئی ثبوت اسلام میں نہیں ملتا حتیٰ کہ صحابہ کرام نے بھی اس دن کو نہیں منایا صد افسوس کہ اس دن کو دیوالی اور دسہ کی شکل دے دی گئی ہے۔ (بخت روزہ قدیل لاہور ۳ جولائی ۱۹۶۶ء)

(۳۳) شرک و بدعت سے نفرت

وہ (مولوی احمد علی لاہوری) ہر ایک کو معاف کر دیتے تھے، لیکن خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے.... اور بدعت پھیلانے والے کو کبھی معاف نہیں فرماتے تھے۔ (خدام الدین لاہور مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۳)

اہل شرک و بدعت کی تعظیم اور ان سے پیار و محبت

ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش محل میں میٹنگ تھی حضرت (مولوی احمد علی) پہلے سے کرسی پر تشریف فرما تھے مودودی صاحب اور مولانا ابوالحسنات (بریلوی) بعد میں تشریف لائے حضرت شیخ ہرود اصحاب کے لئے اٹھ کر کرسی سے کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ان کو گلے لگا لیا (خدام الدین ۸ مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۲)

(۳۴) مولوی اسماعیل دہلوی اور رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

لاہور کے کذب مذکور محال، معنی مسطور باشد ترجمہ ہم نہیں کہتے اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہو۔ (یکروزی ص ۱۳۵)

والا لازم آید کہ قدرت انسان زائد از قدرت ربانی باشد اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے گا کہ آدمی کی قدرت اس سے بڑھ جائے (یکروزی ص ۱۳۵)

مولانا گنگوہی محض اتباع مولانا شہید، مسئلہ امکان کذب کے قائل ہوئے یہ قول ان کا شخص افتراء و جہالت ہے مولانا گنگوہی نے سلف صالحین امت مرحومہ کا اتباع کیا ہے (شباب ثاقب ص ۱۰۲)

اکابر دیوبند کا فتویٰ

کہتے ہیں کہ ان (دیوبندی مولویوں) کے نزدیک معاذ اللہ خداوند

لاہور ۲۲ فروری ۱۹۵۳ء (ص ۳۱)

کرامت .. ایک دفعہ لاہور چک تشریف لے جا رہے تھے ایک سادہ اور پرانا مقبرہ راستہ میں آیا جب تا نگہ آگے بڑھا تو فرمایا مولوی بشیر احمد یہ قبر بالکل خالی ہے میں نے اپنے محترم پیر بھائی حکیم عبدالحق سے معلوم کیا کہ فلاں دائرے میں جو قبر ہے اس میں کون صاحب دفن ہیں اور کب سے دفن کئے گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نزدیک والے پنڈ کا ایک بے دین بھنگی چڑی 'پوستی' انیونی ملگ تھا جس کی موت ضلع لاہور کے کسی چک میں ہوئی تھی وہاں ہی دفن کیا گیا تھا لیکن اس کے چیلے چانٹوں نے باہی مشورہ کیا کہ سائیں جی کی ڈھیری یہاں بھی بنا لیتے ہیں اس پر میلہ کر لیا کریں گے (خدا ام الدین لاہور ۲۲ فروری ص ۳۵)

○ ... آپ مولوی احمد علی لاہوری نے حضرت (مولوی شمس الحق افغانی) کے اس استفسار پر کہ کیا آپ بالا کوٹ حضرت سید صاحب ساکن رائے بریلی اور مولانا اسماعیل شہید کے مزار پر تشریف لے گئے ہیں فرمایا کہ ہاں حضرت مولانا عبدالحق صاحب راولپنڈی والے مجھے لے گئے تھے 'علامہ افغانی نے دریافت فرمایا کہ حضرت کیا وجہ ہے کہ سید صاحب جو شیخ و مرشد ہیں' کے قبر پر الزار مولانا (اسماعیل دہلوی) شہید کی قبر کی نسبت کم معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ ہاں! واقعہ یہ ہے کہ میں (احمد علی لاہوری) نے صاحب قبر سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں سید احمد شہید نہیں ہوں میرا نام سید احمد ہے۔ میں مولانا شہید کا مرشد نہیں ہوں۔ لوگوں نے مولانا شہید کی قبر کے قریب ہونے کی بنا پر مجھے سید صاحب سمجھ لیا ہے۔ (خدا ام الدین لاہور شیخ التفسیر نمبر ص ۳۳)

مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ

عالم جل شانہ کاذب اور جھوٹا ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ خدا کے کلام میں جھوٹ ہو یہ سب بالکل غلط اور افترا محض ہے ہرگز ہمارے اکابر (دیوبند) اس کے قائل نہیں بلکہ اس کے معتقد کو کافرو زندقہ کہتے ہیں (شباب ثاقب ص ۱۰۵)

مولوی فردوس قصوری کا عقیدہ

حضور کی ولادت باسعادت کا ذکر بلکہ آپ کے جوتوں کے گرد و غبار کا ذکر اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے مختصراً (چراغ سنت ص ۱۲)

مولوی خلیل احمد انیسٹھوی کا فتویٰ

یہ ہر روز اعادہ ولادت (حضور) کا مثل ہنود کے سانگ کھیما کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (ایم این قاطعہ ص ۱۳۸)

مولوی احمد علی لاہوری کا دعویٰ علم غیب و کشف

میں بزرگوں کی عظمت اور ان کی بزرگی کا دل و جان سے معترف ہوں اور آج کل کے نام نہاد پیروں اور پیرو زادوں سے زیادہ ان کی نیکی اور یارسائی کا معتقد ہوں، بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے اور ان کی نگاہ فیض کے اثر سے بھلا اللہ اتنی توفیق میری آگئی ہے کہ اب یہ بھی مجھ پر منکشف ہو جاتا ہے کہ کون اپنی قبر میں کس حال میں ہے (خدا ام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

سنو' ہوش کرو' مجھے اللہ تعالیٰ نے باطن کی آنکھیں دی ہیں اور مجھے علم ہے کہ جو نوجوان 'انگریز کے تابعدار علماء کرام کو گالیاں دیتے مر گئے ہیں ان کی قبریں جہنم کا گڑھا بنی ہوئی ہیں، اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو آؤ میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ میں نے یہ فن چالیس سال میں سیکھا ہے' تم کو میں چار سال میں سکھا دوں گا۔ (خدا ام الدین

قبر میں 'خواہ آخرت میں' سو اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ ہی کو نہ دلی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا (تقوید الایمان ص ۲۷)
○... شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں!

مولوی احمد علی کا قول

میں کسی کو برا نہیں کہتا 'جو لوگ گیارہویں شریف اور ختم شریف کے نہ ماننے کی وجہ سے دہابی دہابی کہتے ہیں میں ان کا بھی بھلا بھلا ہوں۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۳۱)

مولوی احمد علی کا فعل

میں پکا حنفی ہوں 'لاہور میں کئی رسمیں نکل آئی ہیں 'قبروں پر سجدے ہوتے ہیں' قوالیاں ہوتی ہیں' میں ان رسموں کی مخالفت کرتا ہوں تو لوگ دہابی کہتے ہیں (قبروں پر سجدہ اور قوالی سے سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے اتریدہ الزکیہ و احکام شریعت و مسائل سماع میں سختی سے منع فرمایا ہے مگر آج تک کسی دہابی نے نہیں کہا) شیطان بڑا لہین اور خطرناک ہے بے ایمان کو ایمان دار اور ایمان دار کو بے ایمان بنایا ہوا ہے (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

..... میں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کسی بدعتی اور قبر پرست پیر کے پیچھے نہ لگ جانا اور گمراہ نہ ہو جانا۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

مولوی احمد علی لاہوری کا دعویٰ

میں پکا حنفی ہوں (ہفت روزہ خدام الدین لاہور شیخ السفسیر نمبر

(ص ۳۱)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کی امام اعظم ابو حنیفہ سے بیزار

میں نے شام سے لے کر بہت تک اس (دیوبندی مولوی لاہور کا بشیری کی) شان کا کوئی محدث اور عالم نہیں پایا اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (لاہور کا بشیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اس دعوے میں کاذب نہ ہوں گا (خدام الدین لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۶۳ء)

شاہ فیصل کا عقیدہ

؟ لاہور ۲۲ اپریل (چیف رپورٹر) سعودی عرب کے شاہ فیصل نے جہد کو یہاں انجمن حمایت اسلام کی طرف سے دی گئی دوپہر کے کھانے کی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے انجمن کے کارکنوں کو مشورہ دیا کہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اپنے نیک اقدامات میں کوتاہی نہ آتے دیں 'اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے اعمال دیکھ رہے ہیں۔ روزنامہ لوائے وقت لاہور یکم محرم الحرام ۱۳۸۶ھ)

مولوی غلام خان اور اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

نی کو جو حاضر و ناظر کہے 'بلا شک شرع اسکو کافر کہے (جواہر القرآن ص ۶)
جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی دیباہی کافر ہے (جواہر القرآن ص ۷۷)

○... پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان (انبیاء اور

اولیاء) کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے (تکوین الايمان ص ۱۰)

مولوی عامر عثمانی مدیر تجلی دیوبند کا عقیدہ

میری سوچی سمجھی پختہ رائے یہ ہے کہ جو مسلمان کسی علانیہ گناہ میں مبتلا ہوتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو عید میلاد النبی کے جیسی بدعتوں میں حسن عقیدت کے ساتھ شریک ہوتا ہے دیکھ لیجئے سینا اعلانیہ معصیت ہے لاکھوں ہی مسلمان دیکھتے ہیں 'لیکن دین سے تعلق رکھنے والے حلقوں میں ادنیٰ سا تصور بھی استہسان و اجاحت کے خیال پیدا نہیں ہوا لیکن یہ میلاد النبی' بعض اور بدعات اچھے خاصے علماء اور ارباب نظر کے نزدیک درجہ استہسان حاصل کر گئی ہیں اس کا نام ہے تحریف فی الدین گناہ کا ایسا راستہ ہے جس سے واپسی کی امید نہیں۔ (المیر لاٹور ۲، مجادی الاول ۱۳۸۳ھ)

مولوی خلیل احمد انبٹھوی کا فتویٰ

قائدہ... ہم اور ہمارے اکابر حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاپوش مبارک کی اہانت موجب کفر سمجھتے ہیں چہ جائیکہ ولادت باسعادت کے حلق کلمات مستحجن و مستح استہلال کرنا (المہند علی المہند ص ۴۱)

مولوی محمد انعام کریم صدیقی بھانجہ مولوی محمود الحسن دیوبندی کا عقیدہ

جس روز (۱۹۶۵ء میں) لاہور پر حملہ ہوا اسی شب میں ایک دو حضرات نے خواب میں دیکھا کہ حرم شریف میں مجمع کثیر ہے اور روضہ اقدس سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلت میں تشریف

فرما ہوئے اور ایک بہت ہی خوبصورت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر باب السلام تشریف لے گئے بعض حضرات نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قدر جلدی اس گھوڑے پر وہاں تشریف لے جا رہے ہیں 'فرمایا پاکستان میں جہاد کے لئے پھر ایک دم برقی کی مانند بلکہ اس سے بھی کہیں تیز کہیں روانہ ہو گئے۔ (روزنامہ امروز ملتان ۱۵، جدی الاخری ۸۵ھ 'نوائے وقت ۱۰، اکتوبر ۱۹۵۶ء)

مولوی غلام خان کا فتویٰ

جب سب حلق محتاج ہے تو کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا اور دیکھ کر کس طرح ہو سکتا ہے.... ایسے عقائد والے لوگ بچے کا فرہیں اٹکا کوئی نکاح نہیں۔ (جواہر القرآن ص ۱۳، ملخصاً)

محمد ابن عبدالوہاب بحدی اکابر دیوبند کی نظر میں

مولوی خلیل احمد انبٹھوی دیوبندی.... ان (ابن عبدالوہاب بحدی) کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہ ہی مسلمان ہیں اور جو ان کے خلاف ہوں مشرک ہے اس بنا پر انہوں نے اہل سنت و علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ (التصلیقات للفتح التلبسات معروف بہ المہند ص ۱۳)

اس کتاب پر شیخ المہند مولوی محمود الحسن دیوبندی حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی جیسے اکابر دیوبند کے تصدیقی و تحفظ ہیں۔

مولوی حسین احمد کانگریسی مدنی... (۱) محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم تمام مسلمانان دین و مشرک و کافر ہیں 'ان سے قتل و قتل کرنا ان کے اموال کو چھین لینا' حلال اور جائز بلکہ واجب

(۲) زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریف و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام وغیرہ کہتا ہے۔

(۳) شان نبوت و حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں... توسل و دعاء میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان کے پیروں کا مقولہ ہے نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاشی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فرعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(۴) وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ و سلام و درود پر خیر الاثم علیہ السلام اور قرات دلائل خیرات و قصیدہ بردہ ہمزہ وغیرہ کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں۔ الحاصل وہ (ابن عبد الوہاب بحدی) ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا (شہاب ثاقب ص ۵۰ تا ص ۵۲ از مولوی حسین احمد کانگریسی مدنی صدر مدرس دیوبند)

مولوی انور کاشمیری شیخ الحدیث دیوبند

امام محمد بن عبد الوہاب النجدی لانیہ کان رجلاً بلیداً للیل العلم لکان یسارع الی الحكم بالکفر یعنی محمد بن عبد الوہاب بحدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اور اس لئے کفر کا حکم لگانے میں اسے کوئی باک نہ تھا (مقدمہ فیض الباری از مولوی انور کاشمیری)

قاری محمد طیب مہتمم مدرسہ دیوبند

.... وہ (محمد بن عبد الوہاب بحدی) بہت سے مباح اور جائز امور کو

حرام کہنے میں کوئی ہلک محسوس نہیں کرتے (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی کی محمد بن عبد الوہاب بحدی سے عقیدت و محبت اور فتاویٰ کفر و شرک کی تائید و حمایت

○... محمد بن عبد الوہاب کے معتدلوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدتاً مذہب ان کا ضلی تھا.... (فتاویٰ رشیدیہ ص ۸ جلد نمبر ۱)
○... محمد بن عبد الوہاب.... عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۸)

دربارہ تکفیر مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی چاند پوری کا فیصلہ

اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب بریلوی کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے خود کافر ہو جاتے جیسے کہ علماء اسلام نے جب مرزا (قادیانی) صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علماء اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہیں وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ تو وہ خود کافر و مرتد ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب ص ۱۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○
نعمتہ و نصلی علی رسولہ الکریم ○

ستارے جھللا کے زیر دامن سحر آئے
ابھی تک جاگتا ہوں میں کہ شاید فتنہ گر آئے

تکفیری افسانہ کا جواب

دیوبندیوں نے اپنے ۴۸ میں سے ۴۳ کفریات و تضادات تسلیم کر لئے

تکفیری افسانہ دیوبندی دہابی نسل کے لئے موت کا پیغام تھا۔ تکفیری افسانہ سے ہونے والی دیوبندی قوم کی ہولناک جانی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ مختصر سا مجالہ تقریباً پینتیس سال سے چھپ رہا ہے اور ملک بھر میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا ہے اس میں اکابر و مشاہیر دیوبند کے نام کھلا خط اور جواب کے لئے چیلنج ہے۔ یہ رسالہ متعدد بار اکابر دیوبند کو بھیجا گیا لیکن ایک طویل مدت تک اکابر دیوبند سے اس کا قطعاً کوئی جواب نہ ملتا تھا اور تکفیری افسانہ پھیلی کے کانٹے کی طرح ان کے گلے میں پھنس کر رہ گیا۔ تکفیری افسانہ جس ملاقات میں گیا دیوبندیت کی کاغذی ناؤ ڈوبتی نظر آنے لگی بہر حال ایک طویل مدت کے غور و فکر کے بعد پیشہ ور نام نہاد دیوبندی مناظرین سر جوڑ کر بیٹھے اور اپنے خانہ ساز مذہب کے اعتقادی شیش محل کو کلک رضا خنجر خوں خوار برق بار کی ضربات قاہرہ سے بچانے کے لئے تدابیر زیر غور آئیں۔ دیوبندی شیخ القرآن ملاں غلام خاں اور خیر المدارس کے صدر مدرس و شیخ الحدیث ملاں شریف کشمیری اور ملاں عبدالستار لاٹھوری جیسے جو گادریوں نے یہ متفقہ لائحہ عمل مرتب کیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو برائے نام ہی سہی تکفیری افسانہ کا

جواب ضرور شائع کیا جائے تاکہ فتنہ و فساد، افتراق و انتشار کا ذریعہ معاش تو بند نہ ہو چنانچہ ملے پایا کہ بر خوردار ملاں یوسف رحمانی کے نام سے تکفیری افسانہ کا جواب شائع کر دیا جائے۔

لہذا سیف رحمانی علی متن ہر خاغانی کے جاہلانہ نام کے ساتھ جوابی کتابچہ منظر عام پر آگیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس طرح ہم نے تکفیری افسانہ تقریباً تمام قائل ذکر اکابرین دیوبند کو ارسال کیا تھا اور جواب کے لئے چیلنج کیا تھا اسی طرح ہمیں بھی تکفیری افسانہ کا جواب پہنچایا جاتا لیکن انہیں چونکہ اپنے دلائل کا طول و عرض معلوم تھا اس لئے تکفیری افسانہ کے جواب کو سینہ راز میں رکھا گیا اور اس نام نہاد جواب سے اپنے گھر کے لوگوں کا جی بسلا یا۔ بالاخر قاضی محقق مجاہد اہل سنت مولانا علامہ ابو داؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ العالی کمران اعلیٰ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کی طرف سے یہ کتابچہ ہمیں پہنچ گیا اور دیکھا تو کھودا پاؤں نکلا چوہا۔ جاہل مصنف اور بقلم خود مناظر اسلام نام کے یوسف رحمانی نے اپنے اکابر کی مٹی پلید کرانے کے لئے اچھا سواد فراہم کیا ہے اس کا مفصل و مدلل جواب علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے چونکہ برادر عزیز مولانا حافظ قادری گوہر علی صاحب قادری سلمہ تکفیری افسانہ کا چوتھا ایڈیشن شائع کرنا چاہتے ہیں مناسب خیال کیا کہ نام نہاد سیف رحمانی کی ان بن ترانیوں کا جواب جو تکفیری افسانہ سے متعلق ہیں اسی کے ساتھ ہی شامل کر دیا جائے۔

اندھے پن کی انتہا

قارئین کرام کو یہ جان کر تعجب ہو گا کہ تکفیری افسانہ کے نام نہاد جواب سیف رحمانی کے مصنف بقلم خود مناظر اسلام ملاں یوسف رحمانی نے تکفیری افسانہ میں مذکور ۴۸ دیوبندی تضادات و کفریات میں سے بعنوان ملا محمد حسن علی رضوی کا دجل ص ۶۲ کفر اعظم ملا

محمد حسن کا دوسرا دجل ص ۶۳ ملا محمد حسن کا تیسرا دجل ص ۶۹ ملا حسن کا چوتھا دجل ص ۷۲ ملا محمد حسن کا پانچواں دجل ص ۷۶ صرف پانچ کا برائے نام جواب دیا ہے گویا ۳۳ کفریات و تضادات اپنے اکابر کے اس نے تسلیم کر لئے ہیں اور باقی پانچ باتوں کو اس نے دجل قرار دیا ہے تو یہ پانچ دجل بھی ہمارے نہیں بلکہ اس کے اپنے اکابر کے ہیں کیونکہ ہم تکفیری افسانہ کے مصنف نہیں بلکہ مرتب و ناقل ہیں سب کچھ اکابر دیوبند کی محتر تصانیف سے نقل کیا ہے وہ ہمارے خلاف جس قدر بھی خرافات و بد زبانی کا مظاہرہ کرے گا اس کی زد براہ راست درحقیقت اکابر دیوبند پر پڑے گی لیکن کس قدر ستم گرخی اور اندھے پن کی انتہا ہے۔ مصنف سیف رحمانی ص ۱۰۸ کے مقدمہ ذیل میں رقم طراز ہے کہ ”ملا محمد حسن علی رضوی میلی کے علم کا بھانڈا تو اسی سے پھوٹ گیا کہ تکفیری افسانہ کی ابتدا میں نہ تسمیہ ہے اور نہ ہی حمد و صلوة..... حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو کام بسم اللہ یا الحمد للہ کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت اور خسارے میں ڈال دیا ہے بلکہ شیطان اس میں شریک ہو جاتا ہے“

حالانکہ جو شخص رشید احمد گنگوہی کی طرح ائمہ حنفیہ پر بد چہم سر کے ساتھ دیکھ سکتا ہے کہ تکفیری افسانہ کے ٹائٹل (یعنی سرورق) پر اللہ اکبر اور تکفیری افسانہ کے صفحہ اول پر ۸۶/۹۲ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس کے ذیل میں آیہ کریمہ ان الذين كفروا سواء عليهم اانذرتهم ام لم تنذرتهم لا يؤمنون نمایاں طور پر مذکور ہے تاہم کرام ہمیں سے نام نہاد سیف رحمانی کے مصنف کے مغتری و کذاب ہونے کا مشاہدہ کر سکتے ہیں ان مختصر معروضات کے بعد اس کے اکابر کے پانچ دجل جو اس نے ہم سے منسوب کئے ہیں ان کا نمبر وار جواب سنئے اور دیوبندی جمالت و حماقت پر سر دھنئے۔

دیوبندی دجل نمبر ۱... تکفیری افسانہ ص ۳۵ پر سرخی سے لکھا ہے ”احمد علی لاہوری کا دعویٰ علم غیب و کشف“ دیوبندی تاویل حضرت

مولانا احمد علی لاہوری نے صرف اپنے کشف کا ذکر کیا ہے اور ملا حسن علی میلی نے علم غیب لکھ دیا ہے.... جس شخص کو کشف اور علم غیب کی تعریف و تہنیت اور تفریق کا علم نہیں وہ علماء کی عبارت کو کیسے سمجھ سکتا ہے حالانکہ جو شخص کشف کو علم غیب کے علماء نے اسے کافر لکھا ہے سنئے قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی کا فتویٰ اولیاء کرام کو علم غیب نہیں ہوتا۔ ہاں غائب چیزوں کے متعلق خرق عادت کے طور پر کشف یا الہام ہو جاتا ہے جو علم کفنی کا موجب ہے اور یہ کہنا کہ اولیاء کو غیب کا علم ہے کفر ہے۔ (ارشاد الامامین ص ۲۰ مقول از چنان لار مارچ ۱۹۶۳ء)

جواب... (۱) فیروز اللغات ص ۵۰۹ ملاحظہ ہو لکھا ہے کشف (ع) مذکر کھولنا غیب کی باتوں کا اظہار

(۲) دیوبندی جاہل کی جمالت ملاحظہ ہو کہ وہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے حوالہ کے لئے بھی ہفت روزہ ”چنان“ کا محتاج ہے ارشاد الامامین کا براہ راست حوالہ نقل کرنا اس کے مبلغ علم سے ورا ہے پھر اس کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو شخص کشف کو علم غیب کے علماء نے اسے کافر لکھا ہے لیکن قاضی صاحب پانی پتی کی جو عبارت نقل کی ہے اس میں یہ نہیں ہے۔ اس کے اپنے ہی نقل کردہ مذکورہ بالا الفاظ بغور ملاحظہ ہوں کشف کو علم غیب کہنے والے پر ہرگز کفر کا فتویٰ نہیں۔ بلکہ فتویٰ اس پر ہے ”یہ کہنا کہ اولیاء کرام کو غیب کا علم ہے کفر ہے“ سیف رحمانی ص ۶۳ بتائے کہ کشف کو علم غیب کہنے والے پر فتویٰ کفر کہاں ہے؟ باقی رہا اولیاء اللہ کو علم غیب ہے کہنے پر کفر کا فتویٰ تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ بغیر عطائے خداوندی جو شخص اولیاء کو علم غیب جانتے والا کہے کفر ہے قاضی صاحب پانی پتی نے تو یہ لکھا ہے اور ہم کہتے ہیں اور یہ کہنا کہ (بغیر عطائے خداوندی) انبیاء کو غیب کا علم ہے کفر ہے اگر مصنف اس پر اصرار کرے کہ اولیاء کو علم غیب ماننے والا بہر صورت کافر ہے تو ہم کہیں گے کہ مصنف سیف

رحمائی کا یہ فتویٰ کفر مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ کی پر لگے گا ملاحظہ ہو حاجی صاحب فرماتے ہیں ”اور فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک فیات ان کو ہوتا ہے۔“ (ثالث امدادیہ حصہ دوم ص ۶۱)

یوں نظر دوڑے نہ بر بھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

دوسرا دیوبندی دجل... ملا محمد حسن علی رضوی نے حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر کی کے وہ اشعار نقل کئے ہیں جو کہ آپ نے حالت وجد و ذوق میں تدبیر مشرودہ کے تحت اپنے پیر و مرشد خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق فرمائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں
تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں نائب حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا

مشق کی پر سن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
(تکفیری افسانہ ص ۵)

ان اشعار کے مقابلہ میں قاتل المشرکین حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ علیہ کی وہ عبارت پیش کی ہے جو کہ شہید رحمہ اللہ علیہ نے مافوق الاسباب امداد کے متعلق فرمایا ہے اور حالت وجد و سکر اور ذوق سے قطع نظر کرتے ہوئے تدبیر مشرودہ اور از روئے عقیدہ لکھا جائے یا لکھا جائے حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ علیہ کی عبارت مختصر درج ذیل ہے

تمہ سو مانگے جو فیروں سے مدد

فی الحقیقت ہے وہی شرک اشد
دوسرا اس سے نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے جبل من مسد
سب سے اس پہ لعنت و پھنکار ہے
(تکفیری افسانہ ص ۵)

دیوبندی تاویل (۱)... (اگر کوئی مشکل و پیچیدہ مسئلہ درپیش ہوتا تو مولانا امداد اللہ مہاجر کی رحمہ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد مولانا نور محمد سے دریافت کر کے علمی عقیدہ و مشکل کو حل کر لیتے) (سیف رحمائی ص ۶۵)

دیوبندی تاویل (۲)... مولانا امداد اللہ مہاجر کی رحمہ اللہ علیہ نے جو اشعار کہے ہیں وہ حالت وجد و ذوق اور سکر اور تدبیر مشرودہ کے تحت مافوق الاسباب امداد کے لئے فرمایا ہے اور مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمہ نے مافوق الاسباب اور غیر وجد و ذوق و سکر کی حالت میں بطور عقیدہ رکھنے والے کے متعلق فرمایا ہے (سیف رحمائی ص ۶۵ و ۶۶)

جواب... اب معلوم ہوا کہ دیوبندی دہرم میں شریعت و طریقت دو علیحدہ چیزیں ہیں مصطفیٰ سیف رحمائی نے وجد و ذوق و سکر کا بہانہ بنا کر وہ بات کہی ہے جو آج تک کسی دیوبندی ملا نے نہیں کہی نہ اس نے اپنے اکابر علماء کا حوالہ دیا بلکہ اس نے مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی اور مولانا احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کے دامن میں پناہ لے کر جان بچانے کی کوشش کی ہے چاہئے تو یہ تھا کہ مصطفیٰ سیف رحمائی حالت وجد و سکر میں شرکیہ کفریہ عقائد اپنانے کا ثبوت کتاب و سنت سے پیش کرتا لیکن چٹان کے حوالے دینے والا جالی کتاب و سنت و تفسیر و حدیث و فقہ کو کیا جانے اگر تمام دیوبندی ملاں یہ بات مان لیں کہ حالت وجد و سکر میں حضرت انبیاء کرام علیہم السلام

مشکل حل کرتا ہے۔ دیہندی بھی کرتے ہیں اس میں ہیر پھیر کی آخر کیا ضرورت ہے؟ لیکن یاد رہے کہ معاملہ صرف پیچیدہ مسئلہ کی دریافت اور علمی عقدہ کشائی کا نہیں بلکہ حاجی امداد اللہ صاحب کے نزدیک دنیا و آخرت میں ہر جگہ اولیاء اللہ سے امداد و اعانت طلب کرنا ان کو امداد کے لئے پکارنا جائز ہے۔ دنیا میں تو پیچیدہ مسائل کے حل اور علمی عقدہ کشائی کی ضرورت درپیش آسکتی ہے لیکن حاجی امداد اللہ صاحب تو قیامت کے دن محشر کے روز تک کی بات کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا اشعار کے آخر میں لکھتے ہیں

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا ادروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے الہا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

مقام غور و فکر ہے حاجی صاحب اپنے پیر و مرشد نور محمد صاحب کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں از بس آپ کی ذات کا آسرا ہے تم سوا ہرگز کسی سے کچھ الہا نہیں ہے بلکہ کل قیامت کے دن جس وقت خدا تعالیٰ قاضی ہوگا آپ ہی کا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا کہ اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا۔

بتائیے.... آخرت میں قیامت کے دن کونسا پیچیدہ مسئلہ اور علمی عقدہ حل ہوگا قیامت تو دارالجزا ہے؟ کیا قیامت کے دن بھی حاجی امداد اللہ صاحب مولانا نور محمد صاحب سے پیچیدہ علمی مسائل دریافت کریں گے؟ کیوں ایسی لا یعنی تاویل کر کے آخر کیوں اپنی جمالت و حماقت کا راز انشاء کیا جا رہا ہے اگر حاجی امداد اللہ صاحب ہاجر کی صاحب حالت ذوق و وجد و سکر میں اپنے پیر و مرشد سے مدد مانگ سکتے ہیں ان کو پکار سکتے ہیں ان کو حاجت روا مشکل کشا سمجھ سکتے ہیں تو کیا سنی مسلمان سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد یا خواجہ غریب نواز

بزرگان دین اولیا کرام قدست اسرار ہم سے امداد و اعانت طلب کر سکتے ہیں ان کو امداد کے لئے پکار سکتے ہیں تو بہت سے اختلافی مسائل کا خود بخود تصفیہ ہو جائے گا۔ مصنف سیف رحمانی کو یہ بات اس وقت سوچھی جب مقتول المسلمین اسلحیل قتل کے فتویٰ سے حاجی امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی قرار پائے اگر کوئی سنی مسلمان یوں کہے کہ

غوث اعظم . من بے سرو سامان مدے
قبلہ دیں مدے کہنہ ایمان مدے

یہ بگرداب بلا افتادہ کشتی! مدد کن یا حسین الدین چشتی
کہے تو وجد و ذوق و سکر کی کوئی تاویل نہ سنی جائے اور جب اسلحیل قتل کے فتوے سے حاجی امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی قرار پائیں تو وجد و ذوق و سکر یاد آجائے کیا شریعت مطہرہ میں وجد و ذوق و سکر کی حالت میں کفریہ و شرکیہ و یحییٰ عقائد اپنانے کی کھلی چھٹی ہے؟

تضاد بیانی... ایک طرف تو جاہل مصنف سیف رحمانی حاجی امداد اللہ صاحب کی اشعار کو وجد و ذوق و سکر پر محمول کر کے اپنے اکابر کے گردن پر خود چھری پھیر رہا ہے لیکن دوسری جانب کہتا ہے اگر کوئی مشکل و پیچیدہ مسئلہ درپیش ہوتا تو مولانا امداد اللہ صاحب ہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد مولانا نور محمد سے دریافت کر کے علمی عقدہ و مشکل کو حل کر لیتے۔ (سیف رحمانی ص ۶۵)

اگر بات صرف پیچیدہ و مشکل مسئلہ کی تھی اور حاجی صاحب اپنے پیر و مرشد سے صرف علمی عقدہ و مشکل حل کر لیتے تھے تو پھر حالت وجد و سکر و ذوق وغیرہ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ علمی و پیچیدہ مسئلہ تو آج بھی ہر کوئی اپنے علماء سے پوچھتا ہے اور علمی عقدہ و

سلطان المند قدست اسرارہم کو حالت ذوق و جذب و وجد کے علاوہ
دغنی و بغض و محاد کے ساتھ پکارتے اور امداد و اعانت طلب کرتے
ہیں؟

تیسرا دیوبندی رجل ... تکفیری افسانہ ص ۳۸ پر بعنوان ہفت روزہ
خدام الدین لاہور کی امام اعظم ابو حنیفہ سے بیزارگی کے تحت لکھا
ہے "میں نے شام سے لے کر ہند تک اس (دیوبندی مولوی انور
کاشمیری) کی شان کا کوئی محدث اور عالم نہیں پایا اگر میں قسم کھاؤں
کہ یہ (انور کاشمیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو
میں اپنے اس دعوے میں کاذب نہ ہوں گا" (خدام الدین لاہور ۱۸ دسمبر
۱۹۶۳ء)

دیوبندی تاویل ... ملاں یوسف رحمانی کی پوکلا ہٹ وید حواسی ملاحظہ
ہو اس حوالے کو جھٹلانے کے لئے جو ذیل تاویل کی وہ پاگل پن کی
بدترین مثال ہے۔ لکھتا ہے اگر ان لفظوں سے حقیقت مراد ہے تو پھر
پاک سنی تنظیم کے صدر پر بھی الزام لگایا جاسکتا ہے۔۔۔ قاضی محمد
عادل صاحب کے متعلق رقم طراز ہیں۔

الصلوة التحية والسلام اے محمد عادل اے اعظم امام

بو حنیفہ وقت خود لاریب شک
گفت فخر تونہ آں عہدے بحق
(بحوالہ سیف رحمانی ص ۷۰)

جواب ... کوئی منصف مزاج بتائے یہ کیا جواب ہے ہم نے چوٹی کے
اکابرین دیوبند میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث کے متعلق دیوبندیوں
کے واحد شیخ التفسیر احمد علی لاہوری سابق امیر جمعیت العلماء
اسلام کے خدام الدین کا حوالہ نقل کیا جو پوری کانگریسی دیوبندی
دہائی دنیا کا ذمہ دار ترجمان ہے جس میں لکھا ہے (اگر میں قسم کھاؤں

کہ یہ (مولوی انور کاشمیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم
ہیں تو میں اپنے دعوے میں کاذب نہ ہوں گا" (خدام الدین لاہور ۱۸
دسمبر ۱۹۶۳ء)

مصنف سیف رحمانی کو آنکھیں کھول کر پڑھنا چاہئے 'خدام
الدین میں لکھا ہے اگر میں قسم کھاؤں یہ بات قسم کے ساتھ ہے حلیہ
ہے' قاضی محمد عادل صاحب کے متعلق قسم کے ساتھ نہیں ہے پھر انور
کاشمیری کو امام اعظم ابو حنیفہ سے بڑا عالم کہا جا رہا ہے جبکہ مولانا
غلام جاناہاں صاحب مولانا محمد عادل صاحب کے متعلق لکھتے ہیں "ابو
حنیفہ وقت 'لاریب شک' اپنے وقت کا بو حنیفہ یا اعظم امام کہنے میں
کوئی خرابی نہیں' خرابی اس میں ہے کسی کو قسم کھا کر امام اعظم ابو
حنیفہ سے بڑا عالم کہا جائے ان دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق
ہے مگر وہ کچھ نہیں سمجھ سکتا جس کے دماغ میں دیوبند ہوا سی طرح کسی
کو غزالی زماں 'رازی دوران یا غوث زمان یا قلیب دوران وغیرہ
کہنے میں بھی کوئی خرابی نہیں' امام غزالی، امام رازی یا غوث اعظم
قدست اسرارہم سے قسم کھا کر کسی کو بڑا قرار دینے میں خرابی ہے۔
مصنف سیف رحمانی کا یہ کہنا بھی سراسر افتراء ہے کہ عرس کے
اشتہاروں میں اعلیٰ حضرت کو امام اعظم لکھا جاتا ہے یہ بھی اس کا
اندھا پن ہے کیونکہ لاہل پور شریف میں امام اعظم اور حضور سیدی
محدث اعظم کا عرس شریف اکٹھا ہوتا ہے اس کا مشترکہ اشتہار شائع
ہوتا ہے جس میں حضرت سیدنا ابو حنیفہ ہی کو امام اعظم لکھا جاتا ہے
اگر کوئی امام اعظم بھی لکھتا تو کوئی بات تھی لیکن خدام الدین نے تو
قسم کھا کر امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے انور کاشمیری کو بڑا عالم
لکھا ہے دونوں چیزیں ایک کس طرح ہو سکیں؟ کچھ تو شرم چاہئے!۔

یوسف رحمانی کی امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے
بیزاری

مصنف سیف رحمانی ص ۷۱ پر لکھتا ہے 'بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اگر امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کا فرمان بھی قرآن و حدیث کے معارض ہوگا تو ہم اس کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ یہ ہے دیوبندیت کی نام نہاد حقیقت گویا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے بعض فرامین قرآن و حدیث سے معارض ہیں اور یوسف رحمانی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے زیادہ قرآن و حدیث کا عالم و ماہر ہے اور آپ سے بڑھ کر علمی و فقہی گہرائی اور قرآن و حدیث کے اسرار و رموز کو سمجھنے والا ہے' جب دیوبندیوں کے نزدیک سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے فرمان قرآن و احادیث کے معارض ہو سکتے ہیں اور آپ کو دعویٰ حقیقت کے باوجود ٹھکرانے میں شرم و حیا اور غیرت محسوس نہیں ہوتی تو پھر حقیقت کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ کیوں دے رہے ہو؟ کیا کبھی اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل انبشہوی کی گستاخانہ خرافاتوں کو بھی ٹھکرانے کا اعلان کیا ہے؟

چوتھا دیوبندی دجل۔۔۔ مصنف سیف رحمانی رقم طراز ہیں "تکفیری افسانہ ص ۳۱ پر بعنوان مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ لکھتا ہے سنو میں کہا کرتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ، گنگا رام رکھو نماز، ہجکا نہ ادا کرو زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو، حج فرض ہے تو کر کے آؤ، روزے رمضان کے تیسوں رکھو، میں ٹوٹی دیتا ہوں تم بچے مسلمان ہو (خدام الدین شیخ التمسر نمبر)

دیوبندی تاویل۔۔۔ احمد علی لاہوری نے تو فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہو نماز روزہ و زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے نام خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو الخ۔ (سیف رحمانی ص ۷۳)

جواب۔۔۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ مولوی احمد علی لاہوری کی اصل عبارت میں کلمہ شریف کے الفاظ دکھا دیں تو ہم آپ کو ایک ہزار

برہنہ انعام دیں گے نیز دریافت طلب امر یہ ہے کہ مولوی احمد علی صاحب شارع نہیں ہیں وہ کون سے ضابطہ شرعیہ سے مادھو سنگھ اور گنگا رام نام رکھنے کی اجازت دے رہے ہیں؟ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکانہ نام رکھنے کی مخالفت نہیں فرمائی کیا اسلام میں غیر اسلامی ناموں کی مخالفت کا حکم نہیں؟ احمد علی لاہوری صاحب کون ہوتے ہیں؟ مادھو سنگھ اور گنگا رام نام رکھنے کی اجازت دینے والے؟ شاید اسی لئے دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری نے ریناج پور جیل میں اپنا نام چھت کپا رام برہم چاری رکھ لیا تھا۔ (کتاب عطاء اللہ بخاری ص ۲۰)

چلو اگر مادھو سنگھ اور گنگا رام نام ناجائز نہیں ہیں تو آج سے ہم بھی ملا یوسف رحمانی کو مولوی گنگا رام کہا کریں گے۔

تاویل۔۔۔ مولوی گنگا رام صاحب نے سیف رحمانی ص ۷۴ پر تضاد کی دوسری عبارت "اگر کوئی اپنا نام محمد دین، عبداللہ جان، اللہ رکھا، محمد جان وغیرہ رکھوائے نماز ایک نہ پڑھے، حج فرض ہے تو نہ کر کے آئے روزہ ایک نہ رکھے، زکوٰۃ واجب ہونے پر بالکل نہ دے تو میں ٹوٹی دیتا ہوں کہ بڑا کافر حق کہ یہ پکا کافر ہے" (تکفیری افسانہ ص ۳۱ خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۲)

اس کی تاویل مولوی گنگا رام یوں کرتے ہیں کہ فرائض و واجبات کا منکر بھی اگر کافر نہیں تو پھر من توک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر (الحديث) کا کیا مطلب ہے اور ماحین زکوٰۃ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ کیوں فرمایا۔

جواب۔۔۔ اس کا جواب تو مولوی گنگا رام نے خود دے دیا وہ خود لکھتا ہے کہ فرائض و واجبات کا منکر اگر کافر نہیں تو من توک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر (الحديث) کا کیا مطلب ہے جواباً عرض ہے کہ گنگا رام صاحب کو معلوم ہے کہ مطلب یہی ہے جو آپ نے بیان کیا یعنی فرائض و نماز روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا منکر کافر ہے غفلت و لاپرواہی

سے چھوڑنے والا نہیں یہاں ترک سے مراد انکار فرضیت ہوگا اور فرضیت کا انکار کرنے والا یہ شبہ کافر ہے اسی طرح مولوی گنگا رام نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ ماحین زکوٰۃ کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ فرمایا یہاں ماحین و منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنا گنگا رام خود تسلیم کرتا ہے جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں وہ شدید گناہگار ہیں کافر نہیں ورنہ مولوی گنگا رام کو بھی چاہئے کہ اپنی دیوبندی فوج کے تین کانے لے کر سیدنا صدیق اکبر کی اتباع میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے، دیوبندی جاہل ملاں گنگا رام کو جانتا چاہئے کہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ وغیرہ فرائض کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے دین ہے ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا شدید گناہگار ہے کافر نہیں، بے عمل کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

مفتی دیوبند کا فتویٰ... مولوی گنگا رام کے مرکز مدرسہ دیوبند کے مفتی مہدی حسن اپنے ایک فتویٰ ۱۳/۶/۱۹۷۰ء میں مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کے متعلق لکھتے ہیں..... ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں۔ (تحریک مودودی سے اپنے اصلی رنگ میں ص ۳۲) اس فتویٰ پر مفتی اعزاز علی امروہی کے دستخط اور مدرسہ دیوبند کے دارالافتاء کی سر بھی ثبت ہے لیکن اگر اس کے باوجود مولوی گنگا رام بے عمل مسلمانوں کو کافر ہی سمجھتے ہیں تو پھر وہ روزہ توڑنے والے پر بھی کفر کا فتویٰ دے

بانی مدرسہ دیوبند مولوی گنگا رام کی زد میں

(حکایت نمبر ۳۷۳) حضرت (مفتی) احاطہ مسجد میں ہوئے بنے ہوئے تناول فرما رہے تھے (مولوی رفیع الدین سے) فرمایا کہ آئیے مولانا میں (مولوی رفیع الدین) نے عرض کیا حضرت میرا تو روزہ ہے

تھوڑی دیر تامل کر کے پھر یہی فرمایا کہ آئیے مولانا میں فوراً تامل کھاتے بیٹھ گیا حالانکہ صبر کی نماز ہو چکی تھی انتظار کا وقت قریب تھا حضرت (مفتی) نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس (روزہ) سے زائد آپ کو ثواب عطا فرمائے گا۔ (ارواح مطہرہ ص ۳۷۹)

اب مولوی گنگا رام کو چاہئے کہ فوراً باقی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی رفیع الدین دیوبندی پر بھی فتویٰ کفر کا دے اور جلدی کرے۔

پانچواں دیوبندی دجل

ہم نے پچھری افسانہ ص ۳۳ پر لکھا تھا (مولوی احمد علی لاہوری) ہر ایک کو معاف کر دیتے تھے لیکن خدا کی ذات و صفات میں شرک ٹھہرانے والے... اور بدعت پھیلانے والے کو معاف نہیں فرماتے تھے (خدا ام الدین لاہوری) اس کے تضاد میں مولوی احمد علی صاحب کا عمل ہم نے یوں پیش کیا تھا ۱۳ مل شرک و بدعت کی تعظیم اور ان سے پیار و محبت... ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی (خیر مقلد) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شبیش کل میں میٹنگ تھی حضرت (مولوی احمد علی) پہلے سے کرسی پر تشریف فرما تھے مودودی صاحب اور مولانا ابوالحسنات (بریلوی) بعد میں تشریف لائے... حضرت شیخ ہرود اصحاب کے لئے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بیٹھ کر ان کو گلے لگا لیا۔ (خدا ام الدین ۸/ مارچ ۱۹۷۳ء ص ۱۳)

اس سے ہم نے دیوبندی قول و فعل کا تضاد یوں ثابت کیا تھا کہ جن کو وہ خود بدعتی و شرک سمجھتے ہیں ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں... ان کے لئے قیام بھی کرتے ان کو گلے بھی لگاتے ہیں اس پر دیوبندی تاویل ملاحظہ ہو۔

مولوی گنگا رام کی تاویل

سیف رحمانی کا جاہل معترف لکھتا ہے (۱) ملا محمد حسن رضوی نے اپنے اعلیٰ حضرت کی سنت ادا کرتے ہوئے اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شینا لا کا فتوہ لگاتے ہوئے تسلیم کر لیا کہ واقعی طور پر مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک و بدعتی ہیں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو اپنے گھر لگایا اپنی چادر بچھائیں۔

(۳) مولانا ابوالحسنات تم جیسے رضا خانی نہ تھے.... اگر کوئی شخص خود چل کر معافی لینے آجائے تو وہ پھر قابل معافی ہے یا کہ نہیں؟ (سیف رحمانی ص ۷۸)

جواب۔ نام نہاد مناظر اسلام گنگا رام کی مت ماری مٹی، ہم نے مولانا علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو معاذ اللہ کب مشرک و بدعتی لکھا ہے۔ یہ اس کا شیطانی مقابلہ اور ابلیسی دھوکہ ہے۔

ہم نے اپنی طرف سے ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی نہیں لکھا مطلب یہ ہے کہ یہ خود علماء اہل سنت کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں لیکن اکابر اہل سنت ہی میں سے ایک بزرگ علامہ ابوالحسنات قادری مرحوم کی تعظیم کے لئے دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری نے قیام کیا ان کو گھر لگایا اگر وہ فی الواقع مشرک و بدعتی تھے تو ان کے لئے قیام کیوں کیا۔ ان کو گھر کیوں لگایا؟ مشرکین کے لئے تو قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے یا ایہا الذین امنوا انما المشرکون نجس انے ایمان والو مشرک نرے ناپاک ہیں اگر معاذ اللہ مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک و بدعتی تھے اور ان کے عقائد (علم غیب حاضر و ناظر وغیرہ) عقائد شرکیہ تھے تو ان کو کون سے ضابطہ شریعہ سے گھر لگایا؟ اور مولودی صاحب کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور علماء اللہ بخاری نے نہیں دجالوں میں سے ایک اور ان کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین قرار دے کر کس طرح ان

کو گھر لگایا؟ کس طرح ان کے لئے قیام کیا اور کس طرح تمیں دجالوں میں سے ایک سے گھر مل گئے کیا دیوبندی شیخ التفسیر دجالوں کی تعظیم اور ان کو گھر لگانے اور ان کو استقبال کرنے کے لئے پیدا کئے گئے تھے جن کو وہ خود مشرک اور دجال کہتے ہیں ان کی تعظیم کا کیا مطلب؟

باقی رہا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر کیوں بچھائیں تو حضور سرکار رسالت رحمہ للعالمین نبی غیب داں تھے حضور جانتے تھے آپ کے حسن اخلاق کا کفار مشرکین پر کیا اثر پڑے گا اور کون کون ایمان لانے والے ہیں اور کب تک ایمان لانے والے ہیں؟ اگر دیوبندی جاہل معترف و مناظر گنگا رام اس پر اصرار کرے کہ مشرکین کی تعظیم کرنا صحیح ہے تو وہ خود بتائے کہ پھر مولوی احمد علی لاہوری صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ وہ خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے اور بدعت پھیلانے والے کو کبھی معاف نہیں فرماتے تھے بتائیے مولوی احمد علی کا یہ عمل سنت نبوی کے منافی تھا یا نہیں کیونکہ بقول ملا رحمانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشرکین کے لئے چادریں بچھاتے تھے اور ان کی تعظیم کرتے تھے لیکن احمد علی لاہوری صاحب مشرک اور بدعتی کو کبھی معاف نہیں کرتے تھے ان کا یہ عمل سنت نبوی کے منافی ہوا؟

(۳) باقی رہی یہ بکواس کہ مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمہ ہم جیسے بریلوی نہ تھے بلاشبہ علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمہ صحیح العقیدہ سنی رضوی بریلوی تھے اور مسلک اعلیٰ حضرت قاضی بریلوی علیہ الرحمہ کے داعی و علبردار تھے۔ ملاحظہ ہو خطبہ صدارت حضرت مولانا ابوالحسنات قادری صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان ص ۴ فرماتے ہیں ”کیس خاتم النبیین کے اصول و اساسی مسئلہ میں رخنہ ڈالنے کی مذموم سعی کی جدید معنی کو تسلیم کرنے کے لئے ”تذکرہ الناس“ کا ہم پینچا لیں ”ادبام باطلہ“ کا جامہ پہنا کر علم رسالت پر دیکھ چلے گئے

کس "برائے قلم" نام رکھ کر مسلمانوں پر حق باطل گرا کی اس قسم کے بے شمار حشرات الارض پیدا کر کے ایمان کو کا کرنے کی سعی بے حاصل کی گئی ایسے نازک دور میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد ماہ حاضو قدس سرہ حضرت صدر الاولیٰ افضل استاذ العلماء مولانا محمد نسیم الدین مراد آبادی اور زبدۃ الفقہاء حضرت ابی الکرم مولانا مفتی شاہ ابو محمد سید محمد دیدار علی صاحب قدس سرہ جیسے اکابر اہل سنت نے مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے ہوئے قریب عیار "کید کیا دے" دولت ایمان کو محفوظ و برقرار رکھا۔ "تائے مولوی گنگا رام صاحب علامہ ایوا الحسنات علیہ الرحمہ ہم جیسے جگہ ہم سے بڑھ کر سنی و دھڑی بریلوی تھے یا نہیں۔ علامہ ایوا الحسنات علیہ الرحمہ پر یہ افترا کرنا بدترین کذاب ہونے کا اعتراف کرنا ہے کہ علامہ ایوا الحسنات خود معافی (کیا معافی دینے کی قدر تیں اور اختیارات اللہ تعالیٰ کی بجائے مولوی داؤد غزنوی اور مولوی احمد علی لاہوری کو حاصل تھیں) لینے آئے تھے اسکا مقصد یہ ہوگا کہ مولوی احمد علی صاحب بھی معافی لینے اور اپنی نام نہاد صفت سے دستبردار ہونے کے لئے غیر مقلد مولوی داؤد غزنوی کے مدرسے میں خود چل کر گئے وہ بھی معافی لینے گئے تھے اس شیطانی خیال آنے سے پہلے گنگا رام نے یہ بھی نہ سوچا کہ خدام الدین نے خود یہ لکھا ہے کہ مولانا داؤد غزنوی (غیر متعلقہ) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش گل میں بیٹھ گئی کیا بیٹھ کر معافی کی محفل کھتے ہیں۔ علامہ ایوا الحسنات کو تو مولوی احمد علی لاہوری "علامہ اللہ بخاری" عبد اللہ در خواستی" مولوی داؤد غزنوی دخیو نے اپنا مرکزی صدر امام و پیشوا تسلیم کیا تھا اور منہ طور پر وہ میں تحریک ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمل کا صدر چنا اور تسلیم کیا تھا آپ کی قیادت و صدارت میں کام کیا تھا مولانا علامہ ایوا الحسنات علیہ الرحمہ سے معافی لینی یا توبہ کدانی تھی تو اپنا مرکزی صدر تسلیم کرتے وقت کراتے "لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ سب مولوی گنگا رام کے

شیطانی بیانات اور ایسی رجحانات ہیں۔ دعوہ قریب کرو فراڈ ہی ان کا مقدر ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا طول و عرض لعنہ اللہ علی الکاذبن!

اکابر دیوبند سیف رحمانی کی کفریہ توبہ کے دھانے پر!
حاجی امداد اللہ صاحب صاحب صاحب کی کا عقیدہ

فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب اختیار اور اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حدیبیہ و حضرت عائشہ (کے معاطات) سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعوے کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔ (شائم امدادیہ ص ۶۱ حصہ دوم)

مولوی یوسف رحمانی کا فتویٰ

قاضی محمد اللہ صاحب پانی پتی مفتی کے حوالے سے لکھتا ہے "اولیاء کو علم غیب نہیں ہوتا ہے۔ ہاں بعض قائب چیزوں کے مطلق غرق عادت کے طور پر کشف یا الہام ہو جاتا ہے جو علم غیبی کا موجب ہے اور یہ کہنا اولیاء کو غیب کا علم ہے کفر ہے (سیف رحمانی ص ۶۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

مرید اس بات کا یقین رکھے کہ شیخ (میر و مرشد) کی روح ایک جگہ پر مقید نہیں بلکہ جس جگہ مرید ہوگا قریب یا بعید اگرچہ شیخ کی ذات بعید ہو لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں ہے۔ تب مرید ہر وقت عقدہ کشائی میں شیخ کا محتاج ہوگا اور شیخ کو دل میں حاضر کر کے جب زبان حال سے پوچھے گا یقیناً شیخ کی روح "اللہ کے حکم سے اس کو بتائے گی۔"

(امداد السلوک ص ۲۴)

مولوی یوسف رحمانی کا فتویٰ

چند حوالہ جات کو بغیر سوچے سمجھے قتل کر کے لکھتا ہے ”جو شخص
یہ کہے کہ بزرگوں کی رو میں حاضر ہیں اور جانتی ہیں کفر ہے“ (سیف
رحمانی ص ۶۳ مصدقہ مولوی غلام حان و مولوی محمد شریف خیر
المدارس ملتان)

تمہارے دشمنوں کا سر رگڑنے پر رہیں قائم
غلامان شہ احمد رضا خان یا رسول اللہ
تمت



اکابر دہلی

کا

تکفیری افکار

ترتیب:

حضرت علامہ مولانا

محمد حسن علی رضوی قادری مدظلہ العالی

جامعہ باہتمام:

سید شاہ قراب الحق قادری

رضوی مصطفوی دام ظلہ

ناشر:

جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار کراچی

تکفیری افسانہ عیسائی اقاویت و اہمیت

مازٹ اہلسنت علیہ السلام مسک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ مولانا محمد حسن علی صاحب قادری رضوی بریلوی دام ظلہ کی زیر نظر کتاب لا جواب پہلی بار ۱۹۷۱ء میں اس وقت شائع ہوئی تھی جب اکابر دیوبند پاک و ہند غیر مقلدین و بایہ کی بھرپور تائید و حمایت سے اکابر اہل سنت خصوصاً سیدنا محمد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب قاضی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اہل سنت نائب اعلیٰ حضرت سیدی و سندھی محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا ابو القاسم سرور احمد قدس سرہ پر بلا وجہ مسلمانوں کی تکفیر کا الزام لگا کر غلط و شدید الزام تراشیاں کر رہے تھے دوسری طرف ی۔ پی۔ بھارت سے مشہور دیوبندی دہلوی مصنف و محقق مولوی نور محمد نانڈوی تکفیری افسانے لکھ کر سیدنا اعلیٰ حضرت و دیگر اکابر اہلسنت سے عوام کو کراہ کر رہے تھے تکفیری افسانہ شائع ہوتے ہی دیوبندی لوہے لٹھے پڑ گئے مسلمانوں کے باطل پھٹ گئے تکفیری افسانہ کی اقاویت و اہمیت کے پیش نظر نبیہ اعلیٰ حضرت خیراظم ہر مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں قدس سرہ نے اپنے ماہنامہ "اعلیٰ حضرت" کی مختلف اشاعتوں میں قطع وار شائع فرمایا پھر دیکھیں انجلیاء مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری رضوی میرٹھی طبع الرحمہ نے اپنے ماہنامہ "ساک" راولپنڈی میں اور ماہنامہ "ملودی کرن" بدلی شریف میں تکفیری افسانہ قطع وار شائع کیا پھر جناب القاسمی لاٹووی اور دیگر منہ پھٹ زبان دراز دیوبندی جاہل متروک نے الزام تکفیر کی راگینی گائی تکفیری افسانہ ان سب کے لئے "فتح اہام" ثابت ہوا مولانا نورانی میاں کے استاد محترم علامہ منڈانا سید تمام جیلانی میرٹھی قدس سرہ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور میرٹھ کے نیر والوں کے ہاں

حرف آغاز

جمعیت اشاعت اہلسنت ایک خالصتاً مذہبی و اشاعتی ادارہ ہے جس کے قیام کا مقصد اشاعت دین مسک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اور عوام کی معلومات کے لیے دینی اجتماعات کا انعقاد و دیگر مذہبی امور میں تعاون ہے۔ یہ ادارہ اس سے قبل مختلف دینی کتب و رسائل چھپانے کے قریب شائع کر کے عوام میں مفت تقسیم کر چکا ہے۔

زیر نظر کتاب اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ ایک عرصہ سے ناپائے تنی ادارہ اس کی اشاعت کی سادہ و حاصل کر رہا ہے۔ اس کتاب میں خاص بات یہ ہے کہ مذہب ہندو اہل سنت و جماعت پر طرح طرح کے فتوے لگائے گئے والے حضرات اکابر دیوبند اپنے آئینے میں کیے نظر آتے ہیں اس کا اندازہ آپ کو کتاب پڑھنے کے بعد ہوگا۔
ادارہ امید رکھتا ہے کہ جس طرح پہلے ہماری اشاعت کردہ کتب کو عوام نے سراہا اسے بھی سراہیں گے۔

محمد عرفان وقاری